مرزا طاہر کی ہفوات ____ حکومت فوری ایکشن لے

تازہ بہ تازہ نو بہ نو

الجزائر کی خفیہ قاتل مشین

قادیانی دجل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۶ | ۳ تا ۹ رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ بمطابق ۲ تا ۸ جنوری ۱۹۹۸ء | شمارہ نمبر ۳۲

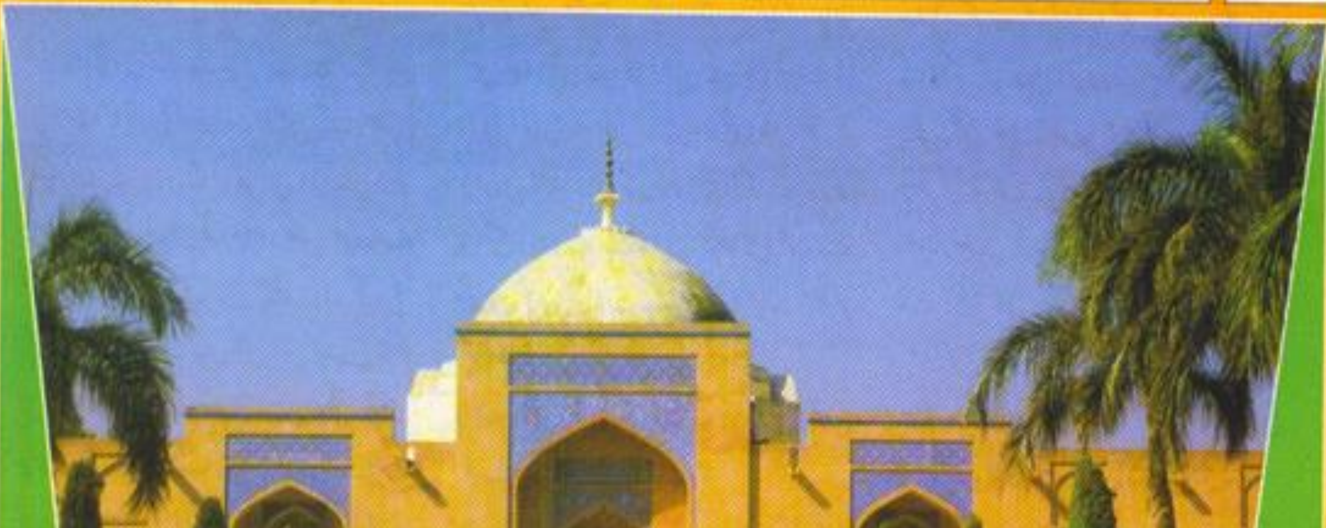

ٹھٹھہ کی تاریخی جامع مسجد کا ایک منظر

روزہ کیا ہے!

زکوٰۃ فضائل و مسائل

قیمت: ۵ روپے

رویت ہلال کا مسئلہ:

س.... ہم نے یہی پڑھا ہے اور یہی سنا ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ شروع کرو اور چاند دیکھ کر بند کرو اور میں نے ایک نہایت بزرگ صاحب شریعت سے یہ سنا ہے کہ جو لوگ صائم الدھر ہوتے ہیں یعنی ہمیشہ روزے رکھتے ہیں ان کو سال میں ۵ دن کے روزے حرام ہیں۔ عیدالفطر کا روزہ اور ذی الحجہ کی ۱۰ تا ۱۳ تاریخ کے روزے اور عام لوگوں کے لئے یہ ہدایت ہے کہ شعبان کی ۲۹ یا ۳۰ تاریخ کو روزہ نہ رکھیں تاکہ رمضان المبارک کے روزہ کے ساتھ اس کا اتصال نہ ہو لیکن ہمیشہ سے مردان اور پشاور صوبہ سرحد کے اکثر اضلاع میں ایک دن پہلے روزہ شروع کردیتے ہیں حالانکہ وہاں بھی ہلال کمیٹیاں قائم ہیں اور کسی جگہ سے تصدیق نہیں ہوتی ہے کہ چاند ہوگیا ہے اور جب بھی ان لوگوں سے بات کرو تو یہ جاہلانہ جواب ملتا ہے کہ آپ لوگوں کے ۲۹ ہوئے اور ہمارے تو پورے ۳۰ ہوگئے؟

ج.... مردان وغیرہ علاقوں میں ایک دو دن پہلے رویت کیسے ہوجاتی ہے؟ یہ معمہ ہماری سمجھ میں بھی نہیں آیا۔ بہرحال جب ملک میں رویت ہلال کمیٹی مقرر ہے اور سرکاری طور پر مرکزی رویت ہلال کمیٹی کو چاند ہونے یا نہ ہونے کے فیصلہ کا اختیار دیا گیا ہے تو مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے فیصلے کے خلاف کسی عالم کا فیصلہ شرعاً حجت نہیں۔ اس لئے ان علاقوں کے لوگوں کا فرض ہے کہ مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے فیصلہ کی پابندی کریں اور اگر ان علاقوں میں چاند نظر آجائے تو باضابطہ شہادت مرکزی رویت ہلال کمیٹی یا اس کے نامزد کردہ نمائندہ کے سامنے پیش کرکے اس کے فیصلہ کی پابندی کریں۔

رویت ہلال کمیٹی کا دیر سے چاند کا اعلان:

س.... آپ کو علم ہے کہ گزشتہ سال رویت ہلال کمیٹی نے تقریباً" رات ساڑھے گیارہ بجے رمضان المبارک کے چاند کے ہونے کا اعلان کیا۔ جبکہ آبادی کا بیشتر حصہ عشاء کی نماز ادا کرکے اس اطمینان کے ساتھ سوگیا کہ چاند نہیں ہوا (یاد رہے کہ کراچی میں چاند ہونے کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی) اس طرح ہزاروں افراد نہ تو نماز تراویح ادا کرسکے اور نہ ہی صبح روزہ رکھ سکے۔ اس سلسلے میں آپ سے مندرجہ ذیل سوالات کے شرعی جوابات معلوم کرنا چاہتا ہوں:

(الف) اتنی رات گئے چاند کے ہونے کی اطلاع کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ج.... رویت ہلال کمیٹی کو پہلے شہادتیں موصول ہوتی ہیں، پھر وہ ان پر غور کرتی ہے کہ یہ شہادتیں لائق اعتماد ہیں یا نہیں۔ غور و فکر کے بعد وہ جس نتیجہ پر پہنچتی ہے اس کا اعلان کردیتی ہے اس میں بعض اوقات دیر لگ جانا بعید نہیں۔ کام کرنا مشکل ہوتا ہے، اس پر تنقید آسان ہوتی ہے۔

(ب) کیا اس صورت میں عوام پر قضا روزہ لازم ہوگا جبکہ انہوں نے یہ روزہ جان بوجھ کر نہیں چھوڑا یا حکومت وقت پر اس روزے کا کفارہ ادا کرنا واجب ہوگا؟

ج.... جب لوگوں کو رویت ہلال کے فیصلے کا علم ہوجائے تو ان پر روزہ رکھنا لازم ہے۔ اور جن لوگوں کو علم نہ ہوسکے وہ روزہ کی قضا کرلیں۔ جو روزہ رہ جائے اس کا کفارہ نہیں ہوتا، صرف قضا ہوتی ہے۔ حکومت پر قضا نہیں۔

روزہ کی نیت

روزے کی نیت کب کرے؟

س.... رمضان المبارک کے روزے کی نیت کس وقت کرنی چاہئے؟

ج.... (۱) بہتر یہ ہے کہ رمضان المبارک کے روزے کی نیت صبح صادق سے پہلے پہلے کرلی جائے۔

(۲) اگر صبح صادق سے پہلے رمضان شریف کا روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں تھا صبح صادق کے بعد ارادہ ہوا کہ روزہ رکھ ہی لینا چاہئے تو اگر صبح صادق کے بعد کچھ کھایا پیا نہیں تو نیت صحیح ہے۔

(۳) اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو تو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے (یعنی نصف النہار شرعی سے پہلے) تک رمضان شریف کے روزے کی نیت کرسکتے ہیں۔

(۴) رمضان شریف کے روزے میں بس اتنی نیت کرلینا کافی ہے کہ آج میرا روزہ ہے، یا رات کو نیت کرے کہ صبح روزہ رکھنا ہے۔

روزہ کے دوران اگر "ایام" شروع ہوجائیں تو روزہ ختم ہوجاتا ہے:

س.... ماہ رمضان میں روزہ رکھنے کے بعد اگر دن میں کسی وقت ایام شروع ہوجائیں تو کیا اسی وقت روزہ کھول لینا چاہئے یا نہیں؟

ج.... ماہواری کے شروع ہوتے ہی روزہ خود ہی ختم ہوجاتا ہے، کھولیں یا نہ کھولیں۔

غیر رمضان میں روزوں کی قضا ہے تراویح کی نہیں:

س.... ماہ رمضان میں مجبوری کے تحت جو روزے رہ جاتے ہیں تو کیا ان کو قضا کرتے وقت نماز تراویح بھی پڑھی جاتی ہے کہ نہیں؟

ج.... تراویح صرف رمضان میں پڑھی جاتی ہے، قضائے رمضان کے روزوں میں تراویح نہیں ہوا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

KHATM-E-NUBUWWAT

ہفت روزہ ختم نبوة

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد ۱۶ شمارہ ۳۲ — ۳ تا ۹ رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ بمطابق ۲ تا ۸ جنوری ۱۹۹۸ء — قیمت: ۵/روپے

اس شمارے میں

- اداریہ ۴
- تازہ تازہ نو بہ نو.........(حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی) ۶
- الجزائر کی خفیہ قاتل مشین.........(عبدالحق تمنا) ۹
- قادیانی دجل.........(ثمیر الدین قاسمی) ۱۱
- زکوٰۃ کے فضائل و مسائل (مولانا حکیم عمر فاروق شیخ) ۱۲
- فاشی کیا ہے؟ (ثناء اللہ محمود میرپوری) ۱۳
- روزہ کیا ہے؟ (مولانا محمد اشرف کھوکھر) ۱۶
- سانحہ ملتان کی مختصر رپورٹ ۱۸
- گوکیلی میں قادیانیوں کا عروج و زوال ۲۱

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینجر

- محمد انور

قانونی مشیر

- حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

- ارشد دوست محمد فیصل عرفان

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ، کراچی
فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان فون ۵۱۴۱۲۲–۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171 / 737-8199

ناشر: عبدالرحمٰن باوا — طابع: سید شاہد حسن
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳ امیر بلڈنگ لائن کراچی

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے
سہ ماہی: ۷۵ روپے

اگر دائرے میں سرخ نشان ہو تو سالانہ زر تعاون ارسال فرمائیں رسالہ خریداری کی تجدید کروالیجئے ورنہ پرچہ بند کردیا جائیگا

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات ۷۰ امریکی ڈالر
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹-۳۹۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرزا طاہر کی ہفوات .... حکومت فوری ایکشن لے

گزشتہ شمارے میں ہم نے مرزا طاہر کے جمعہ کے خطبہ کے حوالے سے تحریر کیا تھا کہ مرزا طاہر ۱۹۸۴ء سے لندن میں بیٹھ کر پاکستان' اسلام اور علماء کرام کے خلاف مسلسل ہرزہ سرائی میں مصروف ہے اور گزشتہ پندرہ دن قبل اس نے آئین پاکستان کو ردی کا کاغذ قرار دے کر آئین پاکستان سے غداری کی ہے۔ اس لئے اس پر آئین سے غداری کا مقدمہ چلایا جائے۔ وزیر مذہبی امور جناب راجہ ظفرالحق' موجودہ صدارتی امیدوار جناب رفیق تارڑ' مولانا فضل الرحمٰن اور دیگر علماء کرام کے بیانات بھی اس سلسلے میں آئے تو ہمیں اندازہ ہوا کہ حکومت کچھ سنجیدگی سے اس مسئلہ پر غور کرے گی پھر جبکہ اس حوالے سے اس بیان کی سنگینی میں اور اضافہ ہو جاتا ہے کہ عدالتی بحران کی پشت پر قادیانی گروہ کا ہاتھ تھا اور دین کے لحاظ سے نہیں حکومت کے لحاظ سے ہمارا خیال تھا کہ حکومت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس مطالبہ کو پذیرائی دے گی لیکن کچھ دن گزرنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حکومت نے اس مسئلہ کو بھی سابقہ پچاس سالہ معمول کی طرح سرد خانے میں ڈال دیا ہے اور اس کو وزارت داخلہ کے اس بیان سے مزید تقویت ملتی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ وزارت داخلہ مرزا طاہر کے بیان کی تحقیق کر رہی ہے۔ اس طرح کا ایک بیان اور نظروں سے گزرا جس میں کہا گیا کہ قادیانی افسران ملک کے لئے مسائل پیدا کر رہے ہیں۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ واقعات اور شواہد کے ذریعے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گزشتہ ایک سو سال سے پاکستان کے ان حکمرانوں اور سیاسی زعماؤں کو یہ بات سمجھانے کی کوشش کر رہی ہے کہ قادیانیت کوئی فرقہ وارانہ فتنہ نہیں بلکہ یہ دین اسلام کے خلاف ایک سیاسی تحریک ہے جس کا مقصد دنیا بھر سے اسلام اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام و نشان مٹانا ہے۔ ملک کی آزادی سے قبل یہ مسئلہ مجلس احرار اسلام نے اپنے ایک شعبے "ختم نبوت" کے ذریعہ اٹھایا تھا' اس وقت مسلم لیگ کے پاس ایک بہانہ موجود تھا کہ احرار اسلام سے اس کا سیاسی اختلاف ہے اس لئے اس کی اچھی بات بھی قابل قبول نہیں۔ لیکن مجلس احرار اسلام نے اس وقت بھی اس فیصلہ کو سیاسی مفادات کی بھینٹ نہیں چڑھایا اور کوئی ایسی مثال پیش نہیں کی جا سکتی جس سے پتہ چلے کہ مجلس احرار اسلام کا مقصد قادیانیت کے خلاف تحریک سے سیاسی یا گروہی مفاد مقصود ہو' بلکہ احرار اسلام نے ہمیشہ دیگر جماعتوں کو اس پر راضی کیا کہ وہ قیادت کریں اور اس مسئلہ کو حل کریں۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کو ایک دفعہ کہا گیا کہ وزیر اعظم سے ملاقات کرنی ہے' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں حکمرانوں کے دربار میں نہیں جایا کرتا۔ حضرت مولانا محمد شریف جالندھری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ختم نبوت کا مسئلہ ہے اور آپ فرماتے ہیں کہ میں نہیں جاتا' امیر شریعت نے فرمایا کہ اٹھو' اگر ختم نبوت کا مسئلہ ہے تو امیر شریعت ہر جگہ جانے کے لئے تیار ہے۔ ختم نبوت کے سامنے بخاری کی عزت اور وقار کی کوئی حیثیت نہیں۔ یہی صورت حال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قیام کے بعد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ' حضرت مولانا محمد علی جالندھری'

حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمتہ اللہ علیہ' حضرت مولانا محمد حیات صاحب' حضرت مولانا لعل حسین اختر صاحب' حضرت مولانا محمد شریف جالندھری' حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ' حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے اپنے دور میں استعمال کی۔ تمام جماعتوں کو اس میں شریک رکھا ہے ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی ترمیم میں تمام جماعتوں نے حصہ لیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوشش رہی ہے اس مسئلے کو سیاست کی بھینٹ نہ چڑھایا جائے لیکن بدقسمتی سے حکمران ہمیشہ اس غلط فہمی کا شکار رہے کہ یہ چند مولویوں کا مسئلہ ہے۔ اور حکومت کا رویہ ہمیشہ قادیانیوں کے ساتھ ہمدردانہ رہا اور انہیں بہت زیادہ مراعات دی گئیں۔ جس کی وجہ سے قادیانی ہمیشہ پاکستان کو نقصان پہنچاتے رہے۔ گزشتہ پچاس سال سے قادیانی گھن کی طرح پاکستان کو چاٹ رہے ہیں اور علماء کرام حکومت کو متوجہ کرتے رہے لیکن حکومت ٹس سے مس نہیں ہوتی تھی۔ حتیٰ کہ آج قادیانی سربراہ مرزا طاہر پاکستان کے خلاف ہرزہ سرائی پر اتر آیا' وہ آئین کی دھجیاں بکھیر رہا ہے لیکن ہماری حکومت کہہ رہی ہے کہ ہم تحقیقات کر رہے ہیں۔ قادیانی سربراہ نے گزشتہ خطبہ کے بعد دوسرا خطبہ دیا اس میں بھی یہی بکواس کی۔ کسی طرف سے بھی اس کی تردید نہیں آئی بلکہ اور زیادہ اس کی تشہیر کی گئی۔ صدارتی امیدوار جسٹس تارڑ صاحب نے اس کی نشاندہی کی کہ قادیانی لابی اس بحران کی پشت پر تھی۔ راجہ ظفرالحق نے کہا کہ قادیانیوں کے سربراہ نے آئین کی خلاف ورزی کی ہے' اس کے باوجود حکومت کا تحقیقات کی آڑ میں اس مسئلہ کو التواء اور سرد خانے میں ڈالنا قادیانیوں کو مراعات دینا نہیں تو اور کیا ہے؟ ہم ان سطور کے ذریعے حکومت پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ قادیانی کسی صورت میں پاکستان کے وفادار نہیں' جو گروہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وفادار نہیں' ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالتا ہے' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو کنجریوں کی اولاد قرار دیتا ہے' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک سنت کا دشمن ہے وہ کس طرح اس ملک کا دوست ہو سکتا ہے۔ جو ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے قادیانیوں کی ابھی تک یہ خواہش ہے کہ پاکستان اکھنڈ بھارت بن جائے وہ اپنی لاشوں کو اب تک امانت کے طور پر دفن کرتے ہیں کہ بعد میں انہیں قادیان لے جائیں گے' ان کی ہمدردیاں بھارت اور انگریزوں کے ساتھ ہیں' ہر بحران میں وہ دشمنوں کا ساتھ دیتے ہیں۔ ایسی صورت میں حکومت کو چاہئے کہ فوری طور پر قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھے اور قادیانیوں کے سربراہ کے خلاف غداری کا مقدمہ چلایا جائے' بصورت دیگر پاکستان کی تباہی میں اگر قادیانیوں نے کامیابی حاصل کر لی تو اس کی ذمہ داری موجودہ حکمرانوں پر ہوگی۔

کراچی کے حالات کی خرابی میں قادیانیوں کا ہاتھ

مہاجر قومی موومنٹ کے سربراہ آفاق احمد نے اخباری بیان کے ذریعے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ قادیانیوں کی طرف سے کراچی کے حالات خراب کرنے کے لئے جو رقم خرچ کی گئی تھی اس کے اثرات ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں اور کراچی میں عنقریب زبردست خون ریزی کی تیاری کی جا رہی ہے۔ جناب آفاق احمد صاحب کی شخصیت سے لاکھ اختلاف کے باوجود ان کا یہ بیان حقیقت پر مبنی ہے اور گزشتہ کافی عرصہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبائی اور قومی حکومت کو اس کی طرف متوجہ کرتی رہی لیکن حکومت کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی اب جب کہ ایک حساس جماعت کے سربراہ نے اعتراف کر لیا ہے تو اب حکومت کو اس کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔

اندرون سندھ میں قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیاں

تھرپارکر اور اندرون سندھ سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ قادیانیوں نے سندھ میں زبردست سرگرمیاں شروع کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے اور کئی طریقوں سے وہ ہتھکنڈے اختیار کر کے قادیانیت میں لوگوں کو زبردستی داخل کر رہے ہیں۔ اس سے قبل بھی ہم ان سطور کے ذریعے حکومت پر واضح کر چکے ہیں کہ وہ قادیانیوں کی غیر آئینی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرے ورنہ مسلمان خود مقابلے میں آ گئے تو قادیانیوں کا نام و نشان مٹ جائے گا' اس سے قبل کہ عوام خود قانون کو ہاتھ میں لیں حکومت کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

تازہ بہ تازہ نو بہ نو

گزشتہ دسمبر کی ۲۶ تا ۲۸ کو پاکستان کی نئی غیر مسلم اقلیت کا ظلی حج لاہور اور ربوہ میں ہوا۔ ربوہ کے مسیحی روزنامہ "الفضل" نے ۳۰ دسمبر کی اشاعت میں ۲۶ دسمبر کے دوسرے اجلاس کی کارروائی شائع کی' جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

"سب سے پہلے قاضی محمد نذیر نے حضرت مسیح کی آمد ثانی اور امت مسلمہ کے موضوع پر..... پھر محترم مولانا ابوالعطاء اللہ دتہ جالندھری نے مسئلہ جہاد "از روئے اسلام" کے موضوع پر تقریر فرمائی' آخر میں محترم مولوی عبدالسلام نے "احمدیت نے عالم اسلام کو کیا دیا؟" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا...... (الخ) تینوں بزرگ آج کل مرزا صاحب کے دین مسیحی کے مسیحا ہیں آیئے ذرا ان حضرات کے دم عیسوی کی تاثیر ملاحظہ کریں:

(الف) مقرر اول قاضی محمد نذیر لائلپوری:

"مسیح کی آمد ثانی سے متعلق جو پیش گوئیاں انجیل میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے الفاظ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح نے اصالتاً" نہیں آنا تھا بلکہ اس کی آمد ایک ایسے شخص کے وجود کے ذریعہ ہونا تھی جو اس کے رنگ میں رنگین اور صفات سے متصف ہو۔"

یہ مضمون ان کے مسیح صاحب (مرزا قادیانی) نے بھی سینکڑوں جگہ دہرایا ہے' مگر سو فیصد غلط اور صرف ان کے نہاں خانہ کی پیداوار ہے' مرزائی امت کو ایک صدی کے بعد تو اتنی "مشق مسیحیت" سے باز آجانا چاہئے۔"

(ب) حلیہ کا فرق:

"صحیح بخاری میں مسیح ناصری علیہ السلام اور آنے والے مسیح کے جو حلیئے بیان کئے گئے ہیں وہ ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا مسیح اور ہے اور جانے والا مسیح اور ہے۔"

یہ بھی مرزائی تخیل کا خود تراشیدہ افسانہ ہے کہ جو صحیح بخاری کے سرمنڈھ دیا گیا ہے' آنے والے مسیح علیہ السلام کی قریباً" دو سو صفات احادیث میں مذکور ہیں' مگر مرزا قادیانی میں ایک بھی نہیں پائی جاتی۔ مثلاً" مشکوٰۃ شریف ص ۵۰۸ میں صحیح مسلم کے حوالے سے حضرت عیسیٰ بن مریم کا حلیہ بیان کیا گیا ہے "فاذا اقرب من رائیت بہ شبہا" عروۃ بن مسعود" یعنی حضرت عیسیٰ بن مریم کا حلیہ ہے کہ وہ عروہ بن مسعود کے مشابہ ہیں' اور مشکوٰۃ شریف ص ۴۸۱ میں بحوالہ صحیح مسلم بعینہ یہی حلیہ آنے والے مسیح کا ذکر کیا گیا ہے۔۔۔

عیسیٰ نتواں گشت بتصدیق خر چند

(ج) امامکم منکم:

"پھر احادیث میں امامکم منکم سے واضح کردیا کہ آنے والا مسیح تمہارا امام ہوگا۔"

یہ تو صحیح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امت محمدیہ میں شامل ہو کر ہمارے امام بنیں گے' مگر اس سے یہ کیسے لازم آیا کہ غلام احمد' عیسیٰ بن گیا؟

(د) مہدی و عیسیٰ:

"ایک اور حدیث میں ہے کہ آنے والا مسیح اور مہدی ایک ہی وجود ہیں۔"

یہ حدیث موضوع اور من گھڑت تو نہیں؟ اور احادیث صحیحہ میں مہدی اور عیسیٰ (علی نبینا علیہم السلام) کے جو الگ الگ کارنامے ذکر کئے گئے ہیں ان سے اس من گھڑت روایت کی تردید تو نہیں ہوتی' ہاں! مشکوٰۃ کی یہ حدیث بھی یاد ہوگی "وہ امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے۔ جس کے اول میں میں ہوں درمیان میں مہدی ہوگا' اور آخر میں مسیح ہوگا۔" (ص ۵۸۳ مباحثہ راولپنڈی ۲۱۱)

(ہ) علامات پوری ہوچکی ہیں؟:

"ہمارے نزدیک اس پیش گوئی کی متعلق بیان کردہ علامات پوری ہوچکی ہیں اور اس کے مصداق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔"

مسیح کی "علامات" دو سو سے کم نہیں مگر موٹی موٹی دس علامتیں جو آپ کی مسلمہ بھی ہیں ذرا وہی پوری کرادیجئے:

(۱) آسمان سے نازل ہوں گے۔ (ازالہ ص ۴۱)

(۲) دمشق کے مشرقی منارہ پر نزول ہوگا۔ (ص ۴۲)

(۳) بوقت نزول دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ ہوگا سر سے موتیوں کی طرح پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے گویا ابھی حمام سے نکلے ہیں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۰۷)

(۴) کافران کے دم سے مریں گے۔ (ایضاً")

(۵) دجال کو قتل کریں گے صلیب کو توڑ دیں گے' خنزیر کو قتل کریں گے۔ (ایضاً")

(۶) (محمدی بیگم سے؟) نکاح کریں گے (حاشیہ

انجام آتھم ص ۵۲)

(۷) (اس منکوحہ سے) صاحب اولاد ہوں گے۔ (ایضاً)

(۸) ان کے زمانہ میں اسلام کے سوا تمام مذاہب و ملل مٹ جائیں گے' نہ کوئی عیسائی ہوگا' نہ یہودی' نہ ہندو ہوگا نہ سکھ (حقیقت النبوۃ ص ۱۹۲)

(۹) قتل دجال اور اشاعت اسلام کے بعد حج کریں گے۔ (ایام الصلح ص ۱۷۵)

(۱۰) اور روضہ مطہر میں دفن ہوں گے۔ (حقیقت الوحی ۷ ۳۰)

اب اگر ساری دنیا آپ کے خیال میں "ربوہ کا بہشتی مقبرہ" نہیں تو فرمایئے:

(۱) مرزا قادیانی آسمان سے کس تاریخ کو نازل ہوئے تھے؟

(۲) آپ نے کس منارے پر ان کو اترتے دیکھا؟

(۳) کن فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ تھے؟

(۴) ان کے دم مسیحائی سے کون کون کافر مرے؟

(۵) دجال کو قتل کیا؟ یا منحوس ان اقبال بلند (مسیحی قوم) کے ہاتھوں گھائل ہوئے۔

(۶) آسمانی نکاح ہوا یا محروم گئے؟

(۷) آسمانی دلہن سے اولاد ہوئی یا لا ولد مرے؟

(۸) ان کی زندگی میں تمام مذاہب مٹ گئے؟ یا بہشتی مقبرہ سے باہر بھی کوئی کافر ابھی موجود ہے؟

(۹) حج کی توفیق ہوئی یا حدیث نبوی "فلیمت یہودیا" اور نصرانیا"" کا مصداق ہوئے۔

(۱۰) روضہ مطہرہ میں دفن ہوئے؟ یا قادیان کی مقدس ڈھاب کے کنارے؟

قاضی صاحب صرف "ہمارے نزدیک" کہہ کر نیازمندوں کا دل نہ بہلایئے۔ دن کی روشنی میں لوگوں کو مطمئن کیجئے بات کرتے وقت ذہن میں یہ بھی رکھا کیجئے کہ اب مرزا صاحب کا دور نہیں بلکہ زمانہ ایک صدی آگے نکل چکا ہے۔

دوسرا مقرر (مولوی اللہ دتہ جالندھری)

(الف) "اسلام دراصل سراسر جہاد کا مذہب ہے"

اور قادیانیت سراسر نفی جہاد اور انگریز کی اطاعت کا مذہب! مرزائیوں کے خلیفہ ثانی فرماتے ہیں:

"مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے تحریر لکھا کہ میری کوئی کتاب ایسی نہیں جس میں (میں نے گورنمنٹ برطانیہ) کی تائید نہ کی ہو' مگر مجھے افسوس ہے کہ میں نے غیروں کو نہیں بلکہ احمدیوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ "ہمیں مسیح موعود کی ایسی تحریریں پڑھ کر شرم آتی ہے (حس مرگئی ہو تو دوسری بات ہے شرم بھی آنی چاہئے۔ ناقل)۔" (الفضل ۷ جولائی ۳۲)

(ب) جہاد کی مختلف قسمیں:

"جہاد اکبر' جہاد کبیر' جہاد اصغر' یعنی دشمن کے مقابلہ میں جنگ و قتال۔" تین نہیں دس قسمیں بنا لیجئے۔ لیکن اہل علم سے پوچھئے' وہ آپ کو بتائیں گے جہاد کا لفظ مطلق بولا جائے' تو اس کے معنی دین کے باغیوں اور کافروں سے جنگ و قتال ہی کے ہوتے ہیں اور آپ کے مسیح صاحب نے دینی جنگوں کے حرام ہونے کا فتویٰ صادر فرمایا ہے:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو! خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ و قتال
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
(چندہ منارۃ المسیح)

انصاف فرمایئے اسلام اور مرزا صاحب کے دین مسیحی کے درمیان کلی تضاد ہے یا نہیں؟

ج: پہلے دو قسم کے جہاد قیامت تک واجب اور ضروری ہیں لیکن جہاد اصغر کے لئے بعض شرائط ہیں مثلاً":

(۱) مسلمان مظلوم ہوں۔

(۲) قیام امن کی کوششیں ناکام ہو چکی ہوں۔

(۳) دشمن نے جارحانہ حملہ کی ابتداء کی ہو۔

(۴) مسلمانوں کا نظام اور ایک واجب الاطاعت امام ہو۔

(۵) مسلمانوں کے "پاس ضروری اسلحہ اور کافی لشکر موجود ہو۔"

(۶) مسلمانوں کی کوئی جائے پناہ اور ملک موجود ہو۔

بعض شرائط خانہ ساز ہیں' لیکن خیر سبھی کو مان لیا مگر آپ کے مسیح موعود صاحب جب حرمت جہاد کے فتوٰی کی "پچاس الماریاں" تصنیف فرمارہے تھے۔ اس وقت کی تاریخ پڑھ کر بتایئے کہ:

(۱) مسلمان پوری دنیا میں انگریز کے جور و ستم کی چکی میں پس رہے تھے یا نہیں؟

(۲) قیام امن کی کوئی کوشش باقی تھی؟ انگریز کی غلامی؟

(۳) انگریز نے کسی ملک پر "جارحانہ حملہ" کی ابتداء نہیں کی تھی؟ تو کیا برٹش راج ساری دنیا میں مسیح قادیان کی معجزانہ برکت سے قائم ہو گیا تھا؟

(۴) مسلمان اس وقت نظام و امام محروم تھے؟ چلئے یہی سہی' مگر آپ غیر مسلموں کے پاس تو "امام" چھوڑ "نبی" موجود تھا پھر اس نبی نے اسلام کا فتویٰ منسوخ کرکے حرمت جہاد کی شریعت کیوں نافذ کی؟

(۵) مسلمان اسلحہ اور لشکر سے محروم تھے' تو قادیانی "نبی" تو مجرم نہیں تھا' یاد ہوگا کہ اس وقت قادیانی' انگریز بہادر کو ہر ممکن امداد پہنچارہے تھے۔ اسلام اور مسلمان ہی وہ مظلوم

تھے جن کی تباہی و بربادی اور تاخت و تاراج پر قادیان شریف میں جشن چراغاں کیا جاتا تھا۔

(۶) تمام عالم اسلام اگر مسلمان کی "جائے پناہ" سے خالی تھا تو قادیان تو دارالامان اور رسول کا تخت گاہ تھا۔ بتایئے ان حالات میں حرمت جہاد کا فتویٰ کسی "سچے نبی" اور "اصلی مسیح" کا کام ہو سکتا ہے یا نقلی مسیح اور ابن وقت نبی کا؟

"مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے زمانہ میں چونکہ مذہبی آزادی تھی' ملک میں امن و امان قائم تھا۔ اس لئے تمام مسلمان فرقے انگریزوں کے خلاف جہاد کا اعلان کرنے کے خلاف تھے' سب کے نزدیک ان جہاد کی شرائط نہیں پائی جاتی تھیں یہی موقف مسیح موعود (مرزا) کا تھا۔"

مذہبی آزادی اور امن و امان کا جواب تو خدا تعالیٰ جزائے خیر دے علامہ اقبال مرحوم دے گئے ہیں۔ اور یہ تمام مسلمان فرقے تو آپ ہی کے نزدیک منکر اور کافر تھے۔ ان کافروں کا اسوہ حسنہ نبی کے لئے پیش کرنا قادیانی عقل و فہم میں ہی آسکتا ہے۔

چلئے ہندوستان بقول آپ کے دارالاسلام ہی سہی مگر آپ کا قادیانی نبی تو ساری دنیا کے لئے آیا تھا کیا "مسیح موعود" کے دجال کی برکت سے ساری دنیا دارالاسلام بن گئی تھی؟ اللہ دتہ صاحب بات کہنے سے پہلے ذرا قادیانی الہامات کا آئینہ سامنے کیجئے۔

۵: "جماعت مرزائیہ کے نزدیک جہاد کے التوا کا حکم وقتی اور عارضی ہے"

کب تک؟ جب تک دجال "انگریز" دنیا میں موجود ہے؟

مولوی اللہ دتہ کا یہ فتویٰ تحریک قادیانی کی خودکشی ہے۔ سالانہ جلسہ میں قصر خلافت کے زیر سایہ اعلان ہو رہا ہے کہ مسیح قادیان کی امت حرمت جہاد کی قائل نہیں۔ حالانکہ مسیح صاحب کے کلمہ طیبہ کا دوسرا جزو انگریز کی اطاعت اور جہاد کی حرمت تھا۔ سنئے:

"میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں اور دل کی سچائی سے ان کے مطیع رہیں۔" (ضرورۃ الامام ص ۲۳)

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ..... میرا مذہب یہی ہے...... کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرے دوسرے اس گورنمنٹ کی..... سو اگر ہم گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا (قادیان کے) اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں۔" (شہادۃ القرآن گورنمنٹ کی توجہ کے لائق)

اس پر بس نہیں بلکہ مسیح صاحب صاف صاف اعلان کرتے ہیں جہاد منسوخ و موقوف ہو چکا ہے کیونکہ اب آسمان سے خدا کا نور نازل ہو چکا ہے یعنی مسیح صاحب تشریف لے آئے ہیں۔

اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ و جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

پھر اس منسوخی جہاد کی حکمت بھی بتاتے ہیں۔

مرزا صاحب صاف صاف اعلان کرتے ہیں کہ جہاد منسوخ و موقوف ہو چکا ہے کیونکہ اب آسمان سے خدا کا نور نازل ہو چکا ہے یعنی مرزا صاحب تشریف لے آئے ہیں

"جہاد یعنی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا' اور بچے بھی قتل کئے جاتے تھے (یہ ہے ہمارے قادیانی مبلغ کا مبلغ علم.... ناقل) پھر ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کا قتل حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا' اور...... پھر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت قطعاً" جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔" (حاشیہ اربعین نمبر ۴' ص ۱۵)

مولوی اللہ دتہ صاحب! اگر پیرانہ سالی کی وجہ سے مرزائی مسیح صاحب کی ان اردو عبارتوں کا مطلب نہ سمجھتے ہوں تو جامعہ احمدیہ کے کسی فاضل سے کہیے' وہ آپ کو سمجھا دے گا کہ ان کا مدعا یہ ہے کہ:

(الف) مرزا نور خدا ہے جو آسمان سے نازل ہوا۔

(ب) اس نور خدا کے آتے ہی جہاد کا فتویٰ (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا) فضول ٹھہرا گیا دین کے لئے جنگ و قتال کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہوا۔ جہاد حرام' موقوف اور منسوخ ہو چکا۔

(ج) اب جو مرزائی جہاد کا عقیدہ رکھے' وہ خدا کا دشمن اور نبی کا منکر ہے۔

کتنی عجیب بات ہے مرزائی امت بے غیرت مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مان کر اسلام سے خارج ہوئی تھی۔ مگر اب جہاد کو جائز کہہ کر خود قادیانی فتویٰ کے بموجب "دشمن خدا" اور منکر رسول کا خطاب حاصل کر رہی ہے۔

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

عبدالحق تمنا' کراچی

الجزائر کی خُفیہ قاتل مشین

الجزائر پر باقاعدہ قبضہ کرنے سے قبل صدیوں تک فرانس اپنے پادریوں کو صرف ان فرانسیسیوں کی رہنمائی کے لئے بھیجتا رہا جو وہاں جاکر بس گئے تھے' لیکن (Levigerie) کو فوج کو ہمراہ روانہ کیا جس کو ۱۸۶۷ء میں الجزائر کا آرچ بشپ بنادیا گیا۔ اس نے بالکل واضح الفاظ میں کہا "خدا نے ہمیں یہ موقع دیا ہے کہ ہم بربروں کو خدا سے روشناس کرادیں اور اس خطے کو عیسائیت کا گہوارہ بنادیں۔" پھر جب فرانس نے الجزائر پر پوری طرح تسلط جمالیا تو لیوگری کے منصوبے پر عمل شروع کردیا' بہت سی مساجد کو گرجوں میں تبدیل کردیا گیا' ہزاروں کی تعداد میں مبلغین بھیجے گئے اور ہزاروں اسکول اور اسپتال کھول دیئے گئے۔

شروع میں فوج کے اعلیٰ عہدوں پر کسی الجزائری کو فائز نہ کرنے کی پالیسی پر عمل کیا گیا لیکن تقریباً" پچاس سال بعد اس پالیسی میں تبدیلی کردی گئی اور ان الجزائری اشخاص کو اعلیٰ عہدے دیئے جانے لگے جنہوں نے عیسائی مذہب اختیار کرلیا تھا یا ان کو جو دین کو ایک فضول چیز سمجھتے تھے' عربی کے بجائے فرانسیسی زبان بولنے پر فخر کرتے تھے اور فرانسیسی عورت سے شادی کرنے کو معراج سمجھتے تھے۔ یہ سلسلہ چلتا رہا یہاں تک کہ الجزائر کو آزادی مل گئی لیکن آزادی کا فائدہ عوام کو نہ پہنچا۔ فوج کے عیسائی' لادین اور آزاد خیال لوگوں نے حکومت پر قبضہ کرلیا اور آج تک حکومت کی باگ ڈور انہی کے ہاتھوں میں ہے اور وہی حاکم بنے بیٹھے ہیں۔

الجزائر کے عوام کے مسلسل اصرار پر اور دنیا کو دکھانے کے لئے فوجی حکومت نے ۱۹۹۲ء میں انتخابات کرائے لیکن اسلامک لبریشن فرنٹ کی غیر معمولی کامیابی سے وہ ایسے گھبرائے کہ انتخابات کو کالعدم قرار دے دیا۔ ان انتخابات کے بعد سے اب تک ۶۵۰۰۰ انسانوں کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا جاچکا ہے جس میں غیر ملکی بھی شامل ہیں ایمنیسٹی انٹرنیشنل کی حالیہ رپورٹ کے مطابق ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۸۰۰۰۰ ہے۔ مغربی ممالک کے اخبارات اور رسائل یہ پروپیگنڈا کرتے نہیں تھکتے کہ اسلامک لبریشن فرنٹ کا ایک دھڑا جو انتہا پسندوں اور بنیاد پرستوں پر مشتمل ہے ان تمام ہلاکتوں کا ذمہ دار ہے اس دھڑے کو "مسلح اسلامی گروہ" کے نام سے شہرت دی گئی ہے۔ کافی عرصے سے تقریباً" روزانہ یہ خبریں شائع ہورہی ہیں کہ متذکرہ بالا گروہ کے لوگ معصوم اور بے گناہ لوگوں کو بھی اپنی بربریت کا نشانہ بناتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے دیہاتوں پر یکایک حملہ آور ہوتے ہیں اور نوزائیدہ بچوں' بوڑھی عورتوں' معمر مردوں کو بھی نہیں بخشتے' چھریوں سے گلے کاٹ دیتے ہیں یا کلہاڑیوں سے سر قلم کردیتے ہیں۔ لڑکیوں کو اغواء کرکے لے جاتے ہیں اور ان کی عصمت دری کرکے انہیں قتل کردیتے ہیں' لیکن حقیقت زیادہ عرصے تک چھپائی نہیں جاسکتی۔

تقریباً" تین ہفتے قبل انگریزی روزنامہ "ڈان" میں ایک امریکی صحافی کا مضمون شائع ہوا تھا جس نے کچھ دوسرے صحافیوں کے ساتھ چند ان دیہاتوں کا دورہ کیا تھا جہاں کے بے گناہ لوگوں کے گلے کاٹ دیئے گئے تھے۔ ان کو اس بات پر بڑی حیرت ہوئی کہ ان دیہاتوں سے فوجی چوکیوں کا فاصلہ اتنا کم تھا کہ مظلوموں کی چیخ و پکار نہ سننا ممکن ہی نہ تھا۔ پھر آخر ان چوکیوں پر متعین سپاہی ان کی مدد کو کیوں نہیں پہنچے؟

گیارہ نومبر کے روزنامہ ڈان میں (انگریزی روزنامہ لندن "آبزرور" سے ماخوذ) ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے "الجزائر کی خفیہ قاتل مشین" اور یہ مضمون جان سوینی اور لیونارڈ ڈوائل دو انگریزوں نے لکھا ہے۔ مضمون طویل ہے اس لئے اس کا خلاصہ پیش کیا جارہا ہے:

"یوسف جوزف نامی ایک الجزائری نے چودہ سال تک الجزائر کی ملٹری سیکورٹی میں ایک اعلیٰ عہدے پر کام کیا' اس کے کام کی نوعیت کچھ ایسی تھی کہ کوئی راز اس سے چھپا نہیں رہ سکتا تھا۔ ڈھائی سال قبل وہ یکایک لندن بھاگ گیا اور اپنے ساتھ بہت سے راز معہ ثبوت لے گیا۔

ڈھائی سال سے وہ سیاسی پناہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن برطانیہ کی حکومت ٹال مٹول کر رہی ہے۔ یوسف جوزف نے جو بیانات دیئے ہیں وہ الجزائر کے اصل دہشت گردوں کے چہروں سے نقاب اٹھانے کے لئے کافی ہیں اس نے لندن آبزرور کو بتایا کہ "الجزائر میں جو دہشت گردی ہو رہی ہے اس میں نہ اسلامک

سالویشن فرنٹ ملوث ہے اور نہ کوئی اور اسلامی گروہ بلکہ الجزائر کی سیکرٹ سروس اپنے آدمیوں سے دہشت گردی کروا کر فرانس اور دنیا کے دوسرے ممالک میں اسلامی تحریکوں کو بدنام کرنا چاہتی ہے اور دراصل "اسلامی مسلح گروہ" ملٹری سیکرٹ سروس کا ہی ایک بازو ہے جس کو "موت کا دستہ" کا نام دیا گیا ہے۔ اور میں ان خفیہ ایجنٹوں کے نام جانتا ہوں جنہیں ۱۹۹۵ء میں سیکرٹ سروس کی جانب سے فرانس کے شہر پیرس بھیجا گیا تھا اور جنہوں نے پیرس میں بم کے دو دھماکے کئے تھے جس میں بہت سے لوگ ہلاک ہوگئے۔ اس کارروائی کی نگرانی سواس محمود عرف حبیب نے کی تھی جو فرانس میں الجزائر کے سفارت خانے میں کام کرتا ہے اور خفیہ ایجنٹ ہے ان بم دھماکوں میں فرانسیسی پولیس نے دو الجزائریوں کو زندہ پکڑا تھا جن میں سے ایک کا نام خالد کیلکان تھا اور دوسرے کا کریم موسیٰ' خالد کو زندہ پکڑ لینے کے باوجود اس سے پوچھ نہ کی گئی اور اس کو گولی مار دی گئی جبکہ کریم موسیٰ یکایک غائب ہوگیا۔ جوزف نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ الجزائر کی انٹیلی جنس پابندی سے یورپ کے پولیس افسروں' صحافیوں اور پارلیمنٹ کے کچھ ممبروں کو رشوت دیتی ہے۔ میں نے ذاتی طور پر ایک بار فرانسیسی پارلیمنٹ کے ایک ممبر کو ایک سوٹ کیس پہنچایا جس میں پانچ لاکھ فرانکس تھے۔" (۸۷,۰۰۰ ڈالر کے برابر)

یوسف جوزف نے مزید بتایا "لمائن زغرول تو نام کے صدر ہیں' اصل قوت دو اشخاص کے ہاتھوں میں ہے جو ملٹری سیکرٹ سروس کے اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز ہیں۔ ایک کا نام محمد مدائن (کوڈ نام توفیق) ہے اور دوسرے کا شمائن لاماری ہے۔ جون ۱۹۹۲ء میں انہی لوگوں نے صدر محمد بوضیاف کو قتل کرایا جس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے ہاتھ پندرہ ایسے جرنیلوں کی فائلیں آگئی تھیں جو رشوت خوری میں ملوث تھے اور جنہوں نے اپنی دولت سوئٹزرلینڈ کے بینکوں میں رکھوادی تھی اور بوضیاف نے ان کے خلاف تفتیش کا حکم دے دیا تھا' ان پندرہ میں سے ایک جس کا نام کنانڈ بنت عماری تھا مر چکا ہے۔ یورپ کے تمام ملکوں کی انٹیلی جنس ایجنسیاں خوب جانتی ہیں کہ الجزائر میں قتل و خون کون

باقی صفحہ ۳۰ پر

جبار کارپٹس
ڈیلرز
زینت کارپٹ • مون لائٹ • پاک پنجاب کارپٹ
لیونائیٹڈ کارپٹ • ویلنس کارپٹ • اولمپیا کارپٹ
PH:6646888-6647655
FAX:092-21-521503
مساجد کیلئے خاص رعائت
۴-این آر ایونیو نزد جبری پوسٹ آفس بلاک جی
برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

ثمیرالدین قاسمی' برطانیہ

قادیانی دجل

اخبار اور رسائل میں قادیانی حضرات یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری رسول اور خاتم النبین مانتے ہیں۔ ہمارا کلمہ وہی ہے جو اور مسلمانوں کا ہے' ہم بھی نماز ویسے ہی پڑھتے ہیں جیسے مسلمان پڑھتے ہیں' ہم بھی روزہ' زکوۃ اور حج کے قائل ہیں۔ اس لئے ہمیں بھی مسلمان شمار کیا جائے' جو لوگ ہم کو غیر مسلم قرار دیتے ہیں وہ ہم پر ظلم کر رہے ہیں اور ہمارے ساتھ بلاوجہ تشدد برت رہے ہیں' وہ ہر جگہ اس کا واویلا مچاتے ہیں' خاص طور پر یورپی حکومت کے سامنے اپنی پوری مظلومیت کا اظہار کرتے ہیں۔

ناواقف عوام کو بھی یہی تاثر دے کر کہ ہمارا طریقہ مکمل مسلمانوں جیسا ہے' ہم بھی نماز' روزہ' زکوۃ اور حج وغیرہ مسلمانوں جیسا ہی ادا کرتے ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں جیسا ہی خاتم النبین مانتے ہیں' بس اختلاف ہے تو اتنا ہے کہ جس طرح مسلمانوں کے درمیان حنفی' شافعی وغیرہ بہت سی جماعتیں ہیں اور تمام کو حق پر مانتے ہیں اسی طرح ہم بھی ایک جماعت ہیں جس کا نام "جماعت احمدیہ" رکھا ہے اور یہ بھی شافعی' حنفی جیسا حق پر ہی ہے۔

عوام کو قرآن و حدیث کا گہرا علم نہیں ہوتا اسی طرح قادیانیوں کے اصل عقائد کا پتہ نہیں ہوتا ہے اس لئے وہ اس کو ایک جماعت سمجھ کر اس میں داخل ہو جاتے ہیں اور کچھ مالی' یا عہدہ کی لالچ میں بھی آکر اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔

قرآن کریم کی طرح قادیانیوں کا "تذکرہ"

جس طرح مسلمانوں کی اہم کتاب قرآن کریم ہے اسی طرح قادیانی حضرات کے یہاں "تذکرہ" ہے یہ کتاب ایک ہزار صفحے سے زائد کی ہے اس کے اندر غلام احمد قادیانی کی شروع سے لے کر موت تک کی تمام وحی کو جمع کر دیا ہے' جب سے انہوں نے الہام' امام وقت' محدث' مہدی' مسیح موعود اور اخیر میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے' اور ابتداء دعویٰ سے جو کچھ اس کی زبان یا قلم سے بطور وحی نکلا ہے ان تمام کو اس کے خلفاء نے تذکرہ میں جمع کر دیا ہے۔ شروع میں عربی عبارت ہے جو جگہ جگہ قرآن کی آیتوں سے اور کہیں کہیں احادیث سے ماخوذ ہے' اکثر جگہ اپنی کمزور عربی میں عبارت گھڑی ہے یا مرید خاص سے عبارت گھڑوائی ہے' آگے چل کر اردو میں' کہیں ہندی میں' کہیں فارسی اور کہیں انگریزی میں عبارت ہے' عبارت انتہائی غیر مربوط ہے' ایسا لگتا ہے کہ ہذیان کی حالت میں جو کچھ دماغ میں آتا گیا اس کو لکھتا گیا یا بولتا گیا اور لوگ اس کو نوٹ کرتے گئے' مجھے تذکرہ کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ ایسی بے تکی باتوں کو لوگ کیسے مانتے گئے اور ان پر عقیدہ جماتے گئے' اس کی عبارتوں کو دیکھ کر ایک صحیح العقل آدمی کو سمجھنا بھی مشکل ہے چہ جائے کہ اس کو نبی مانا جائے۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

تذکرہ کے پہلے صفحے پر جلی حروف میں لکھا ہوا ہے "وحی مقدس" جس کا مطلب یہ ہے کہ تذکرہ وحی کی کتاب ہے اور جو کچھ تذکرہ میں ہے یہ اللہ کی جانب سے نازل کی ہوئیں آیتیں ہیں' اور غلام احمد قادیانی پر یہ آیتیں نازل ہوئیں اس لئے وہ نبی ہیں (نعوذباللہ) کیونکہ یہ بالکل طے ہے کہ جن پر وحی نازل ہوتی ہے وہ نبی ہوتے ہیں اور جن پر کتاب نازل ہوتی ہے وہ نبی سے بڑھ کر رسول ہوتے ہیں' حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توراۃ نازل ہوئی وہ رسول ہوئے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل کی وحی نازل ہوئی وہ رسول ہوئے' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کی وحی نازل ہوئی وہ رسول ہوئے۔ اس لئے غلام احمد قادیانی پر اللہ کی جانب سے وحی نازل ہوئی اور "تذکرہ" کے نام سے تو اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ وہ رسول ہوئے اور تذکرہ ان تمام آیات کا مجموعہ ہے جو اس پر اللہ کی جانب سے نازل ہوتی رہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد غلام احمد قادیانی پر ایک ہزار صفحے تک کی وحی نازل ہوئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح خاتم النبین رہ گئے؟ "خاتم النبین" تو وہ ہوں گے جن پر بالکل اخیر میں وحی نازل ہوئی ہو اس

باقی صفحہ ۱۵ پر

زکوٰۃ

فضائل و مسائل

مولانا حکیم محمد عمر فاروق شیخ

میرے محترم بھائیو' دوستو اور بزرگو! اللہ رب العزت کا فرمان عالی شان ہے واقیموا الصلوٰۃ و اٰتوالزکوٰۃ جس کا ترجمہ ہے کہ "اور قائم کرو تم لوگ نماز اور ادا کرو زکوٰۃ۔" (البقرہ آیت ۴۳)

تفسیر: زکوٰۃ مالی عبادت ہے اور زکوٰۃ کا وجود قرآن و حدیث سے ثابت ہے' چنانچہ دوسری جگہ قرآن کریم میں ارشاد باری ہے "اور میری رحمت ایسی عام ہے کہ تمام چیزوں کو محیط ہے پس اس کو ان لوگوں کے لئے (کامل طور پر خاص طور پر) لکھوں گا جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔" (پ ۹ سورۃ الاعراف آیت ۱۵۶)

دوسرے مقام پر ارشاد باری ہے اور جو چیز تم اس غرض سے دوگے کہ سود بن کر لوگوں کے مال میں بڑھوتری کا سبب بنے یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہیں بڑھتا اور جو کچھ زکوٰۃ (وغیرہ) دوگے جس سے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو تو ایسے لوگ اپنے دیئے ہوئے مال کو اللہ تعالیٰ کے پاس بڑھاتے رہتے ہیں (پ ۲۱ سورۃ روم آیت ۳۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب قرآن پاک میں (اور جو لوگ جمع کرتے سونے اور چاندی کو اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے' ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری دو) نازل ہوئی تو صحابہ کرام پر یہ آیت بہت شاق ہوئی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس مشکل کو میں حل کروں گا یہ کہہ کر فوراً" رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لے گئے اور وہاں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ یہ آیت تو لوگوں پر بڑی شاق ہو رہی ہے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ اسی لئے فرض کی ہے تاکہ بقیہ مال کو عمدہ اور طیب بنا دے۔ (مشکوٰۃ شریف)

ایک زمانہ تھا کہ اسلام کے پیش کردہ نظام مالیات و معاشیات پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے چند سالوں میں مسلمان قوم کی خوشحالی کی یہ حالت ہو گئی تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص دس ہزار اشرفیاں لیکر مدینے طیبہ کی گلیوں میں چکر لگاتا ہے گھر گھر اور در در جاکر رات بھر دستک دیتا ہے کہ کوئی ضرورت مند اس رقم کو قبول کرے اور اپنے کام میں لے آئے۔ مگر جس دروازے پر بھی پہنچتا ہے وہاں سے یہی جواب ملتا ہے کہ خدا کا دیا میرے پاس سب کچھ ہے میں ضرورت مند نہیں ہوں۔ پوری رات گزر جاتی ہے اور اتنی معقول رقم قبول کرنے والا کوئی نہیں ملتا' آخر مجبور ہو کر وہ صاحب صبح کو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر رات بھر کی روئیداد سناتے ہیں اور یہ کل رقم بیت المال میں داخل کر دی جاتی ہے۔

تاریخ اسلام کا یہی ایک واقعہ ہی ایسا ہے جو اسلام کے نظام مالیات کے اثرات و ثمرات کی برتری کے لئے دنیا کے تمام نظاموں کے مقابلہ میں پیش کیا جاسکتا ہے۔ دنیا میں آج تک جس قدر مالی نظام نافذ رہے ہیں یا آج نافذ ہیں کسی ایک نظام میں بھی کبھی خوشحالی اور فارغ البالی کی یہ عام حالت پیدا نہیں ہو سکی ہے؟ اگر ہم لوگ اسلامی اصول کے مطابق زکوٰۃ عشر وغیرہ پوری پابندی سے ادا کریں تو انشاء اللہ آج بھی وہی فارغ البالی دوبارہ پیدا ہو سکتی ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اپنے مالوں کو زکوٰۃ کے ذریعہ محفوظ بناؤ اور اپنے بیماروں کا صدقہ سے علاج کرو اور اللہ کے سامنے عاجزی ظاہر کرو۔ (طبرانی و ترغیب وغیرہ)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا نوراللہ مرقدہ فرمایا کرتے تھے کہ زکوٰۃ ایک اسلامی قلعہ ہے' یعنی جیسے آدمی قلعہ میں بیٹھ جانے سے ہر طرف سے محفوظ ہو جاتا ہے' ایسا ہی زکوٰۃ کا ادا کرنا ہے اس مال کو ایسا محفوظ کر دیتا ہے' جیسے کہ وہ مال قلعہ میں محفوظ ہو گیا۔ (فضائل اعمال)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ زکوٰۃ اسلام کا (بہت بڑا) مضبوط پل ہے' جیسا کہ مضبوط پل اور سہولت کا سبب ہوتا ہے' کسی جگہ جانے کا اسی طرح زکوٰۃ ذریعہ ہے اور راستہ ہے اسلام کی حقیقت تک سہولت سے پہنچنے کا یا اللہ تعالیٰ کے دربار عالی تک پہنچنے کا (ترغیب)

مالی عبادت زکوٰۃ

اور دیتے رہو زکوٰۃ اور جو کچھ تم آگے بھیج دو گے اپنے لئے بھلائی پاؤ گے' اس کو اللہ کے پاس۔ (سورۃ البقرہ پ ۱' آیت ۱۱۰)

زکوٰۃ بھی عبادات الٰہیہ میں سے ایک عبادت ہے' اللہ تعالیٰ نے جو مال دیا ہے' سونا' چاندی' نقدی' بھیڑ' بکری' گائے' بھینس' اونٹ

وغیرہ ان سے زکوٰۃ نکالو اور کھیتی' غلہ' پیداوار ترکاری ان سے عشر ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ زکوٰۃ ادا کرو جب کھیتی کاٹ لو تو اس کا حق ادا کرو' اللہ تعالیٰ ہی تمام چیز عطا کرتا ہے وہ مالک حقیقی ہے ہمیں تو عارضی ملکیت دی ہے۔

جب زمین خشک ہوتی ہے انسان' حیوان' پرندے پانی کو ترستے ہیں تو اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش اتارتے ہیں' فرمایا کہ تم بادل سے پانی اتارتے ہو یا ہم ہیں اتارنے والے پھر درخت ہم اگاتے ہیں (سورۃ الواقعہ پ ۲۷ آیت ۶۹)

دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے کیا تم درخت پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرنے والے ہیں۔ کھیتی ہم اگاتے ہیں (سورۃ الواقعہ پ ۲۷ آیت ۶۴)

ایک اور جگہ آیت ربانی ہے اعنتم تزرعونہ ام نحن الزارعون کیا تم کھیتی اگاتے ہو یا ہم ہیں کھیتی اگانے والے (سورۃ الواقعہ پ ۲۷ آیت ۳۶)

انسان دیکھے کیسے کیسے انعامات اللہ نے زمین سے اگائے اب دیکھ لے آدمی اپنے کھانے کو کہ ہم نے ڈالا پانی اوپر سے گرتا ہوا' پھر چیرا زمین کو پھاڑ کر' پھر اگایا اس میں انجیر اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجور گنجان باغ اور میوہ اور گھاس کام چلانے کو تمہارے چوپایوں کے۔ (سورۃ عبس آیت ۲۴ تا ۳۲)

جب سب چیزیں اللہ نے عطا کی ہیں تو اس کا حق اپنے مال سے زکوٰۃ و عشر ادا کرو' چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد باری ہے "جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا وہ سونا چاندی گرم کر کے اس سے اس شخص کے پہلو' منہ' پیٹھ کو داغ دیا جائے۔" (سورۃ توبہ پ ۱۰ آیت ۳۵)

مسئلہ: اگر کسی انسان کے پاس اس قدر سونا' چاندی اور نقد موجود ہے کہ جس پر زکوٰۃ فرض ہو سکتی ہے مگر وہ شخص اتنے روپیہ کا مقروض بھی ہے' جتنی ان سب کی قیمت بنتی ہے یا اس سے زائد کا مقروض ہے یا قرضہ ادا کرنے کے بعد چاندی کے نصاب کی قیمت کے برابر مال نہیں بچتا تو ایسے شخص پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی۔ البتہ قرض کا روپیہ منہا کر کے اتنا باقی بچتا ہے کہ اس سے چاندی کے نصاب کی قیمت پوری یا زیادہ ہوتی ہو تو اس کی زکوٰۃ دینا فرض ہوگی۔

مسئلہ: گھر کا استعمالی سامان دیگچے' پتیلے' سینی' لگن' قالین' دری پہننے کے کپڑے' گاڑی' مشین' گھڑی' گھنٹہ' تجوری وغیرہ پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔ خواہ کتنے ہی بیش قیمت کیوں نہ ہوں۔ ایسے ہی دکان کا فرنیچر وغیرہ جو برائے تجارت نہ ہوں اور کارخانے کی بلڈنگ' گاڑیوں اور مشینوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ البتہ اگر کوئی فرنیچر کی دکان کرتا ہے یا برتن فروخت کرتا ہے تو مال تجارت ہونے کی وجہ سے ان کی قیمت پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔ بشرطیکہ اس کی قیمت چاندی کے نصاب کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہو۔

مسئلہ: استعمال کے مکانات' دکانیں اور کرایہ پر چلانے کے برتن اور کرایہ پر چلانے والی گاڑیوں' کرایہ کا فرنیچر' زمین باغات وغیرہ کی قیمت پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔ البتہ ان کی آمدنی جمع ہو کر اگر قابل زکوٰۃ ہو جائے گی تو سال کے بعد زکوٰۃ فرض ہوگی۔

مسئلہ: شوہر کے مال میں مہر کی رقم کا قرضہ منہا نہیں کیا جائے گا' جب تک شوہر مہر ادا نہ کرے اپنے کل مال کی زکوٰۃ دے گا۔

مسئلہ: جس شخص کے ذمہ زکوٰۃ فرض ہے اگر وہ سال ختم ہونے سے پہلے ہی ایک سال کی یا چند سالوں کی پیشگی زکوٰۃ ادا کر دے تو جائز ہے وقت پر حساب لگایا جائے گا اگر کچھ زکوٰۃ باقی رہ جائے تو بعد میں ادا کر دے۔

بقیہ: قاتل مشین

کرا رہا ہے لیکن وہ خاموش ہیں کیونکہ وہ اپنی تیل کی کمپنیوں سے ہونے والے فوائد کو خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتے۔ الن ولسن نامی انگریز جو برطانیہ کی تیل کی کمپنی میں کام کرتا تھا اس لئے مار دیا گیا کہ حکومت برطانیہ نے اسلامی تحریک کے ممبروں کی گرفتاری میں تعاون نہیں کیا تھا۔ جولائی ۱۹۹۴ء کے مہینے میں صدر کلنٹن اٹلی میں سات ملکوں کے گروپ سے ملاقات کرنے والے تھے ان کی اس ملاقات سے ایک دن قبل ایک اطالوی جہاز کے عملے کے سات آدمیوں کے گلے کاٹ دیئے گئے۔ جہاز الجزائر کی بندرگاہ پر لنگر انداز تھا۔ اس ظالمانہ کارروائی کا مقصد یہ تھا کہ سات ملکوں کی کانفرنس میں اسلامک لبریشن فرنٹ کا مسئلہ بھی زیر بحث آجائے اور اس کو دہشت گرد تنظیم قرار دے دیا جائے۔"

یوسف جوزف نے ملٹری سیکورٹی کی اذیت گاہوں کا حال بھی بتایا اس نے کہا "انسانوں کو زندہ جلادیا جاتا ہے' جس کی بو بہت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ میں نے ایک اذیت دینے والے فوجی افسر کو ایک بوڑھے شخص سے یہ کہتے سنا "بولو ورنہ تمہاری چودہ سالہ بیٹی کی عصمت دری تمہاری آنکھوں کے سامنے کی جائے گی۔" میں نے ایک بار ایک اذیت گاہ میں ایک انسانی آنکھ ایک میز پر رکھی دیکھی جس میں کھانا کھانے کا کانٹا چبھا ہوا تھا۔"

انہی صحافیوں کا ایک مضمون ۱۲ یا ۱۳ نومبر کو روزنامہ ڈان میں اسی موضوع پر شائع ہوا ہے جس میں اس بات کے مزید ثبوت پیش کئے گئے ہیں کہ الجزائر میں دہشت گردی کی سو فیصد ذمہ داری ملٹری سیکورٹی پر عائد ہوتی ہے۔ اسلامک لبریشن فرنٹ کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

یورپ کے لوگ انسانی بنیادی حقوق کے چیمپئن بنتے ہیں اور قانون توہین رسالت کو ظالمانہ قرار دیتے ہیں لیکن جب اپنے مالی مفادات پر ضرب پڑتی نظر آتی ہے تو نہ صرف یہ انسانی حقوق کی پامالی کو نظر انداز کرتے ہیں بلکہ ان کی مدد کرتے ہیں جو انسانوں کے بنیادی حقوق پامال کرتے ہیں۔

فحاشی کیا ہے؟

ثناء اللہ محمود میرپوری' کراچی

مورخہ ۱۰ اکتوبر کو وزیر اعظم نے ٹی وی میں چند اصلاحات اور مغربی طرز کے گانوں اور فحاشی پر مبنی پروگراموں پر پابندی کا اعلان کیا' جسکا مذہبی حلقوں نے خیر مقدم کیا اور ساتھ ساتھ سلیم الطبع شریف خاندانوں نے بھی اس پر مسرت کا اظہار کیا' اور بعض اخبارات نے اس موضوع پر عوام سے رائے طلب کی تو اکثر عوام نے بھی ٹی وی کے "اوور" ہونے کی شکایت کی۔

اور بعض جدت پسند آزاد خیال طبقات نے اس کی مخالفت کی اور اس میں مزید وہ طبقہ جو دینی شعائر و حدود سے ناواقف ہے یا واقف ہے مگر حکومت مخالف طبقہ ہونے کی وجہ سے اس پر بڑی لے دے میں شامل رہا۔

حکومت سے اختلاف اپنی جگہ مگر فحاشی' مغربی معاشرہ کی عکاسی' یا ان کی طرز کے پاپ میوزک پر پابندی' یہ وہ اقدام ہے کہ اگر اس پر صحیح طریقے سے عمل کرلیا جائے تو شاید فحاشی میں کچھ کمی آجائے۔ خیر سے معترضین کے اعتراض کے قابل تو یہ پیراگراف بھی ہے مگر ہمیں فحاشی کو اصول اسلام کی روشنی میں سمجھنا چاہئے کہ اس کی تعریف کیا ہے؟ حدود کیا ہیں؟

"فحاشی" کسی غلط یا مخرب اخلاق قول یا فعل کی تشہیر یا انجام دہی کا نام ہے فحاشی میں عریانی خود بخود شامل ہے اگر لفظی طور پر یہ کہا جائے کہ فحاشی و عریانی ایک دوسرے کا پرتو ہیں تو بے جانہ ہوگا۔

اسی طرح جسم کے ان اعضاء کا کھولنا' جس کا شریعت مطہرہ میں چھپانا ضروری قرار دیا گیا ہے' فحاشی ہے۔ یہاں اگر اس کی تفصیل کی جائے تو مناسب معلوم ہوتی ہے۔

شریعت مطہرہ نے مرد کو ناف سے لیکر گھٹنے سمیت' حصے کو چھپانا ضروری قرار دیا ہے اور عورت کو سر کے بالوں سے لے کر پورا جسم چھپانے کا حکم ہے' اور محرم رشتہ داروں کے سامنے ہتھیلیاں اور چہرہ گردن کھولنے کی اجازت دی گئی ہے اور نامحرموں کے سامنے چہرے کو کھولنا بھی منع ہے۔ (معارف القرآن ص ۲۱۳' جلد ۷)

شاید بعض حضرات یہاں معترض ہوں کہ چہرے کو ڈھانپنا فتنہ کے وقت ہے' تو ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ فتنہ اسے کہتے ہیں کہ کوئی شخص اس کو دیکھے تو دوبارہ دیکھنے یا اسے چھونے کی خواہش ہو' اور یہ فتنہ ہی ہے کہ آج ٹی وی سمیت تمام ذرائع الابلاغ میں ایڈورٹائزنگ کے لئے عورت کے چہرے کو "سمبل" یا سرورق بنادیا گیا ہے۔ خوبصورت چہروں کی تجارت انتہائی گھناؤنا اور خالص یورپی و مغربی تہذیب کا شاخسانہ ہے۔ جس سے کوئی ذی شعور اور ہوش مند انکار نہیں کرسکتا۔

عرب اور ہندی معاشرے میں عورت کا باہر آنا بے پردہ ہونا ہمیشہ سے معیوب رہا ہے۔

اب سے نصف صدی پہلے تک ہمارے معاشرے میں بے پردگی کی وباء نہیں آئی تھی اور اب بھی سندھ' سرحد اور بلوچستان کے قبائلی اور برادری سسٹم کے تحت یا مغربی تہذیب سے آزاد لوگ پردہ اور ستر پوشی پر سختی سے عمل پیرا ہیں۔ اور تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ہر دور میں عورت کا مردوں کے ہجوم میں داخلہ مردوں ہی نے نہیں خود خواتین نے ناپسند کیا ہے اور عورتوں کو بے پردہ کرکے مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کا نعرہ لگاکر بے پردہ بازاروں میں تھیٹروں میں' کاؤنٹر گرل کے طور پر' ویٹرس کے روپ میں' سیلز گرل کے روپ میں' اشتہارات کی زینت کے طور پر غرض یہ کہ عورت کو ان کاموں میں لگاکر اس کی تذلیل کی گئی۔ اباحت' آزادی' نسواں اور انسانی حقوق کے نام نہاد نعرے لگاکر معصوم بچیوں کو اپنی ہوس کا نشانہ بنایا گیا ان کی بلیو پرنٹ فلمیں بنائی گئیں ان کو بچپن سے ہی مخرب اخلاق فلمیں دکھاکر سیکس کو تعلیم کا حصہ بناکر برائی کے خوب مواقع فراہم کئے گئے نتیجہ یہ نکلا کہ حیاء اور شرم کو شجر ممنوعہ قرار دے کر 'عنقاء' بنادیا گیا اور زیادہ سے زیادہ برائی کو ترقی معاشرہ کا نام دیا گیا۔ اس طرح پوری معاشرہ تباہ ہورہا ہے اور ان پر قتل' جرم ہم جنس پرستی' اور ایڈز جیسے عذاب مسلط ہوچکے ہیں۔

بات ذرا آگے نکل گئی' تو جب ہم فحاشی کا مفہوم جان چکے ہیں تو پھر اشتہارات میں عورت کو نہاتے ہوئے دکھانا' بال جھٹکا' تولیہ لپیٹتے ہوئے دکھانا' اور میری نازک اور حسین جلد کا جملہ کہتے ہوئے اپنے چہرے اور گردن پر ہاتھ پھیرنا' اور فیملی پلاننگ کے اشتہارات میں واضح

جلے کیا فحاشی میں شامل نہیں ہوں گے؟ جیسا کہ ایک صاحب نے اس کا انکار کیا ہے۔ اور ایک مضمون نگار نے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ ضروری نہیں کہ عورت کو بے پردہ' یا ان اشتہارات میں دیکھ کر غلط جذبات ہی پیدا ہوتے ہوں۔ حالانکہ ایسا لکھنے والے اور کہنے والوں کے دل خود اس بات کی گواہی دیں گے وہ اپنے دفتر میں کام کرنے والی لڑکیوں ہی کے بارے میں آپس میں کیا کیا کھسر پھسر نہیں کرتے؟

ایک صاحب نے اسی طرح لکھا ہے کہ کیا موسیقی صرف غلط جذبات ہی پیدا کرتی ہے؟ یہ خیال غلط ہے بلکہ موسیقی سے اچھے جذبات بھی پیدا ہوسکتے ہیں۔ ہماری ان سے گزارش صرف اتنی ہے کہ صرف ایک موسیقار یا فلمسٹار یا اداکار کا نام بتادیں کہ جس کی اداکاری' یا موسیقی سے اصلاح نفس یا دین کے جذبات پر کوئی تعمیری پیش رفت ہوئی ہو۔

ایک اور صاحب نے لکھا کہ کیا فحاشی اتنی عام ہوگئی ہے کہ ہر چلتے پھرتے کو نظر آجائے؟ تو ان کے لئے عرض ہے کہ فحاشی تو ہر شخص اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے اور کانوں سے سن رہا ہے وہ باتیں جو ہم کچھ عرصے پہلے تک بچوں کے سامنے نہیں کرتے تھے ان کو سنتے نہیں دیتے تھے آج ٹی وی' فلم' موسیقی' کے ذریعے معصوم بچوں کے ذہنوں میں بھر کر ان سے بھی شرم و حیاء کو چھیننے کا پروگرام ہورہا ہے۔ یعنی یہ باتیں سنائی اور دکھائی جارہی ہیں۔

ان صاحبان کے جواب میں اگر علامہ ابن جوزیؒ کی بات نقل کردی جائے تو مناسب ہے علامہؒ "تلبیس ابلیس (ص ۱۹۷) پر لکھتے ہیں۔

اگر کوئی شخص جو ان سلیم البدن صحیح المزاج (ہوتے ہوئے) دعویٰ کرے کہ اچھی صورتیں دیکھنے سے وہ بے قرار نہیں ہوتا یا اس کے دل پر کچھ اثر نہیں ہوتا ہم اسے جھوٹا کہیں گے کیونکہ تمام طبائع یکساں ہیں اور یا اس آدمی میں کوئی مرض ہے جس کی وجہ سے وہ حد اعتدال سے خارج ہوگیا۔ آگے لکھتے ہیں بالکل اسی طرح جو شخص یوں کہے گانا دلوں کو بے قرار کرتا ہے عشق کا محرک بنتا ہے دنیا کی محبت پیدا کرتا ہے مجھ پر کچھ اثر نہیں کرتا۔ ہم اسے جھوٹا کہیں گے کیونکہ سب طبائع یکساں ہیں اور اگر اسکا دل خوف الٰہی کے سبب نفسانی خواہشات سے دور بھی ہو تو یہ گانا طبیعت کو نفسانی خواہشات کے نزدیک کردیگا خواہ وہ کتنا ہی متقی اور پرہیزگار کیوں نہ ہو۔

لہٰذا ریکاڈ کی درستگی کے لئے عرض ہے ہمارے معاشرے میں جتنا بگاڑ آیا ہے وہ اب تک الیکٹرانک میڈیا کے واسطے سے آیا ہے اور مخرب اخلاق فلموں (جس میں کسی فلم کا استثناء نہیں) گانوں نے چھوٹے معصوم بچوں کے ذہنوں کو پیار محبت اور عورت کے جسم کی تعریفوں کے الفاظ سے آشنا کردیا ہے اور یہ غلط باتیں انکے ذہن میں بھرنا ہی تو فحاشی ہے' فحش بات کو پھیلانا یا دوسرے کو بتانا بھی حدیث مبارکہ کی رو سے فحاشی میں داخل ہے۔

اسلام نے خواتین کو وہ مقدس مقام عطا فرمایا ہے جس کی تشریح صرف پاکیزہ نفوس ہی سمجھ سکتے ہیں اور یہ کہ اسلام نے ان کو کن کن ہولناکیوں سے بچایا ہے اور جوان ہولناکیوں کے پھندے میں آگیا اسکی نتیجہ آمیز مثال فی الحال یورپی معاشرہ ہے۔ اور اس موضوع پر تبصرہ کی ضرورت بھی نہیں اور بعض مضمون نگاروں نے لکھا ہے کہ

پی ٹی وی کو فحاشی کے زمرے میں لاکر جن چیزوں پر پابندی عائد کی گئی ہے اسکو عوام کی ایک بڑی تعداد فحاشی نہیں سمجھتی۔

تو گویا مغربی جمہوریت' پاکستان میں بھی آگئی کہ فحاشی عریانی یا گناہ کی تشریح بجائے قرآن وسنت کے عوام کی مرضی پر چھوڑدی جائے۔ اور دوسری بات یہ کہ اس "بڑی تعداد" سے بھی زیادہ بڑی تعداد اسکو فحاشی سمجھتی ہے۔ پھر کیا کیا جائے؟

آخر میں آنحضرتؐ کا ارشاد نقل کرکے اپنی بات ختم کرتے ہیں۔ فرمایا

"جب تجھ سے حیا کھو جائے تو جو چاہئے کر۔" (الحدیث)

ہمارے معاشرے کی بنیاد شرم وحیا' اور عفت وعصمت پر ہے جسکی حفاظت ہر مسلمان کا فرض ہے اس لئے اپنے اخبارات و جرائد اور میڈیا کے مسلمان ذمہ داروں سے عرض ہے کہ خدا کے لئے اپنی قوم کے شرم وحیا کے معیار کو بدلنے سے بچائیں اور اس میں اپنا کردار ادا کریں۔ ایسا نہ ہو کہ "مغرب" کے ہاتھوں سیدھے سادے لوگ ہار جائیں' لہٰذا اس سے پہلے ہی اسکو واپس مغرب کے معاشرے میں بھیج دیں------ اللہ ہمیں سیدھی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

○

بقیہ : قادیانی دجل

کے بعد وحی بالکل بند ہوجائے' اور تذکرہ کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی نہیں ہوئے قرآن کے بعد تذکرہ جیسی اہم وحی نازل ہوگئی اس لئے قادیانی حضرات کا یہ کہنا کہ ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبین مانتے ہیں سراسر دجل اور فریب ہے۔

راہزن' ڈاکو' لٹیرے' خود غرض' حق ناشناس بھیڑیے پہنے ہوئے پھرتے ہیں بھیڑوں کا لباس

(نوٹ) اس شرم سے کہ کسی کے سامنے یہ دجل ظاہر نہ ہوجائے وہ لوگ "تذکرہ" کسی مسلمان کے ہاتھ میں نہیں دیتے ہیں۔

مولانا اشرف کھوکھر

روزہ کیا ہے؟

اللہ رب العزت نے اس کارخانہ کائنات کو رنگا رنگ عجائبات سے معمور فرمایا ہے اور انسان کو اس کائنات کی آنکھ کا تارا بنایا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان فطری طور پر آزاد منش واقع ہوا ہے اور اپنی فہم و فراست سے کام لیکر اپنے زندگی کی راہیں متعین کرنا چاہتا ہے اور یہ بھی ایک اٹل حقیقت ہے کہ انسان کی سوچ و فکر محدود ہے لہٰذا خالق کائنات نے اس کی دارین کی فوز و فلاح کے لئے راہیں متعین کر دی ہیں تاکہ وہ کامیابی و کامرانی کی بام عروج پر پہنچ سکے اور بروز قیامت سرخ رو ہو کر جنت حاصل کر سکے۔

اللہ رب العزت نے ہر جاندار کے جسم کا ایسا نظام بنایا ہے کہ جب تک اسے آب و دانہ مناسب مقدار میں بروقت حاصل نہ ہو اس کی زندگی کا قیام مشکل ہوتا ہے، جس نسبت سے اس خوراک میں کمی بیشی واقع ہوگی اس نسبت سے اس کی صحت متاثر ہوگی۔ ادنیٰ حیوانات تو خوراک میں اپنے شعور کے ماتحت اعتدال کے پابند رہتے ہیں لیکن انسان اشرف المخلوقات اور ذی عقل ہونے کے باوجود ادنیٰ حیوانات کے طریق کے برعکس حد اعتدال سے تجاوز کر جاتا ہے اور اپنے بدنی نظام کے بگاڑنے اور اس میں کئی نقائص بالفاظ دیگر امراض پیدا کرنے کا خود باعث ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دوسرے حیوانات کے امراض انسانی امراض سے کوئی نسبت ہی نہیں رکھتے۔ لیکن انسان اپنی خداداد عقل کے ذریعے اپنے امراض کے مقابل یا بطور حفظ ماتقدم کئی ذرائع اور طریق علاج اختیار کرتا ہے ان نقائص و امراض کے لئے سب سے بہتر حفظ ماتقدم جو اب تک تجویز کر سکا ہے یہ ہے کہ کبھی کبھی کچھ عرصہ کے لئے وہ کھانا پینا بند کر کے اپنے معدہ کو جس پر تمام جسم کی صحت و ثبات کا انحصار ہوتا ہے خالی رکھے۔ تاکہ بھوک سے اس کے مواد فاسدہ جل کر اسے صاف کر دیں اور پھر وہ اپنا کام صحیح طور پر کر سکے۔ دنیا کے تمام مذاہب اور شریعتوں نے اپنے پیروؤں کے لئے یہی طریق تجویز کیا ہے، اسے مذہبی اصطلاح میں روزہ کہتے ہیں۔ یہودی مذہب میں جو متقی اور پرہیزگار لوگ ہیں وہ جمعرات اور پیر کو روزہ رکھتے ہیں اور وہ یقین کرتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام طور سینا پر جمعرات کے دن گئے تھے اور پورے چالیس دن بعد پیر کو واپس آئے۔ علاوہ ازیں یہودی چوبیس گھنٹوں کا روزہ ماہ تشری کو فرعون سے نجات پانے کی یادگار میں بطور کفارہ رکھتے ہیں۔

ہندو چوبیس گھنٹے کا برت یا روزہ رکھتے ہیں۔ اناج یا آگ پر پکائی ہوئی اشیاء وہ برت میں نہیں کھاتے مگر کچا دودھ، پانی، حقہ وغیرہ پینے میں کچھ مضائقہ نہیں سمجھتے۔ عیسائی بھی روزہ رکھتے تھے ابتدائی زمانہ کے عیسائی چھ ہفتہ روزہ رکھتے تھے لیکن اتوار کا دن اس سے مستثنیٰ تھا آغاز چہار شنبہ سے کرتے اور اختتام اتوار پر یعنی (Lent) کا روزہ اس طرح وہ چونتیس دن کا روزہ رکھتے تھے اور یہ روزہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صحراء میں پناہ گزینی کی یادگار میں تھا۔

اسلام میں روزہ:

رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے کہ

ترجمہ: "اے ایمان والو تم پر روزہ اس طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کیا گیا تھا اس سے توقع ہے کہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہوگی، چند مقرر دنوں کے روزے ہیں۔ اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو دوسرے دنوں میں اتنی ہی تعداد پوری کرلے جو لوگ روزے رکھنے کی قدرت رکھتے ہوں (پھر نہ رکھیں) تو وہ فدیہ دیں۔ ایک روزے کا فدیہ مسکین کو کھانا کھلانا ہے اور جو اپنی خوشی سے زیادہ بھلائی کرے تو یہ اسی کے لئے بہتر ہے، اگر تم سمجھو تو تمہارے حق میں اچھا یہی ہے کہ روزے رکھو۔" (البقرۃ آیت نمبر ۱۸۳۔۱۸۴)

اسلام میں روزے مسلسل ایک ماہ قمری حساب سے رکھے جاتے ہیں۔ قمری اور شمسی سال میں دس دن کے باعث چھتیس سال کے عرصہ میں موسم گرما اور موسم سرما دونوں میں آجاتے ہیں۔ اسی طرح پچاس یا زیادہ سال کی عمر کا مسلمان دونوں موسموں میں روزے رکھنے کا تجربہ کر لیتا ہے۔ ماہ رمضان کے روزے ہر بالغ عاقل اور تندرست مسلمان پر فرض ہیں۔ ان کے علاوہ اور روزے بھی اپنی مرضی سے رکھے جاتے ہیں جنہیں نفلی روزے کہتے ہیں۔ اسلامی روزہ پو پھٹنے سے غروب آفتاب تک ہوتا ہے اور اس عرصہ میں ہر قسم کا کھانا، پینا، اختلاط جنسی بلکہ اس کی مبادیات بھی منع ہے۔ پان، بیڑی، سگریٹ، حقہ وغیرہ سے پرہیز ضروری ہے کوئی

بھی ایسی چیز استعمال کی جائے تو روزہ ٹوٹ یا ختم ہو جاتا ہے۔

رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "انسان کے ہر عمل کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں روزہ اس قانون سے مستثنیٰ ہے کیونکہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کی جزا دوں گا۔ بندہ اپنی خواہش اور اپنے کھانے کو میرے لئے چھوڑتا ہے (پھر فرمایا کہ) روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری اس وقت ہو گی جب خدا سے ملاقات کرے گا اور روزہ دار کے منہ کی بو خدا کے نزدیک مشک کی خوشبو سے عمدہ ہے اور روزہ ڈھال ہے (جو گناہوں سے اور دوزخ سے بچاتا ہے) جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو گندی باتیں نہ کرے اور شور نہ مچائے' پس اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرنے لگے یا لڑنے لگے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ لڑنا' جھگڑنا' گالی کا جواب دینا میرا کام نہیں۔" (بخاری و مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

خاتم الانبیاء محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسری حدیث میں فرمایا کہ "جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات جکڑ دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں ان میں سے کوئی دروازہ رمضان ختم ہونے تک نہیں کھولا جاتا ہے اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جن میں سے کوئی دروازہ (ختم رمضان تک) بند نہیں کیا جاتا ہے اور خدا کی طرف سے ایک

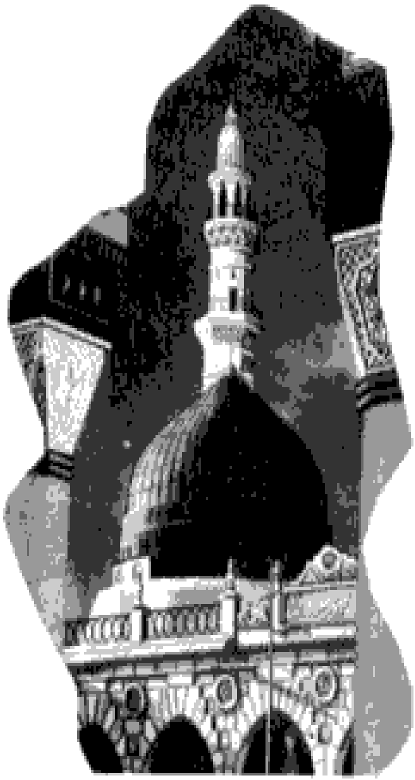

پکارنے والا پکارتا ہے کہ اے خیر کا طلبگار آگے بڑھ اور شر کے تلاش کرنے والے رک جا اور بہت سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزاد کرتے ہیں اور ہر رات ایسا ہی ہوتا ہے۔" (ترمذی شریف عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے رہرو منزل ہی نہیں

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جس نے ایک دن خدا کی راہ میں روزہ رکھ لیا' اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے اس قدر دور کر دیں گے کہ ستر سال میں جتنی دور پہنچا جائے۔" (بخاری عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جس نے بلا کسی شرعی رخصت اور بلا کسی مرض کے جس میں روزہ چھوڑنا ناجائز ہو رمضان کا روزہ چھوڑ دیا تو اگرچہ (بعد میں) اس کو رکھ لے تب بھی ساری عمر کے روزوں سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔" (احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

روزہ روحانی اور اخلاقی فوائد کے علاوہ معدے کے امراض اور جسم کے گندے مواد کے لئے جھاڑو کا کام دیتا ہے۔ ضبط نفس' بھوک اور پیاس کی شدت کے مقابلہ کی قوت پیدا کرتا ہے' روزہ افطار کرتے وقت کھانے پینے سے جس طرح ایک روزہ دار لطف اندوز ہوتا ہے اس کو الفاظ کے جامہ میں بیان کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے روزوں کے علاوہ ہر ماہ کے تین روزے بھی رکھا کرتے تھے اور فرمایا کہ (**صوموا تصحو**) "روزے رکھا کرو صحت مند رہو گے۔"

روزہ کے کچھ تقاضے بھی ہیں۔ روزہ دار کو چاہئے کہ وہ اپنے ہاتھ' پیر' زبان اور دوسرے اعضاء کو گناہوں سے دور رکھے۔ جھوٹ' غیبت' چغلی سے پرہیز کرے اور اللہ رب العزت اور رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہے۔ قرآن مجید کی تلاوت' ذکر اللہ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھنے میں مصروف رہے۔ اگر ایک روزہ دار روزے کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کو کسی کے بھوکے پیاسے رہنے سے کوئی سروکار نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو روزہ کے خلوص دل سے تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دارین کی فوز و فلاح سے ہمکنار کرے۔ (آمین)

سانحہ ملتان کی مختصر رپورٹ

یہ رپورٹ محض حقائق اور شواہد پر مبنی ہے

۲۰ اکتوبر ۱۹۹۷ء بروز پیر صبح سات بجے جامعہ خیرالمدارس ملتان کے دفتر میں دارالعلوم کبیروالہ کے دو طالب علم اللہ یار اور محمد شاہد کریم خوفزدہ اور زخمی حالت میں پہنچے۔ استفسار پر انہوں نے بتایا کہ ہمیں ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۷ء بروز ہفتہ بعد از نماز عشاء "دعوت اسلامی" کی اجتماع گاہ سے چند آدمیوں نے پکڑ کر ایک کیمپ میں بند کردیا تھا' ہمارے ساتھ دارالعلوم کبیروالہ کے طالب علم محمد نیاز اور محمد رمضان بھی تھے' تھوڑی دیر کے بعد دو اور طالب علم حبیب الرحمن اور محمد اقبال بھی لائے گئے جن کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ جامعہ خیرالمدارس کے طالب علم ہیں۔ پکڑنے والوں نے ہم سے پوچھ گچھ کی تو ہم نے انہیں پورا تعارف کروایا اور بتایا کہ ہم صرف اجتماع دیکھنے کے لئے یہاں آئے ہیں' دینی مدارس دارالعلوم کبیروالہ اور جامعہ خیرالمدارس کے طالب علم ہیں۔ مگر وہ کہنے لگے کہ تم لوگ جلسہ میں گڑبڑ کرنے کے لئے آئے ہو' ہم نے اور خیرالمدارس کے طلبہ نے اپنے شناختی کارڈ دکھائے اور خیرالمدارس کے طلبہ نے بتایا کہ ہمارا سائیکل اسٹینڈ پر کھڑا ہے' جس کا ٹوکن ہمارے پاس ہے' اگر ہم کسی غلط ارادے سے آتے تو سائیکل ساتھ نہ لاتے' اگر آپ لوگوں کو پھر بھی اطمینان نہیں ہے تو ہمارے مدارس میں فون کرکے ہماری شناخت کروالیں' جس پر انہوں نے کہا کہ ہم تمہارے ملازم نہیں ہیں اور تشدد شروع کردیا۔ اتوار کی رات اور اتوار کا دن اسی تشدد میں گزرا' اس دوران نہ ہمیں کھانے پینے کے لئے کوئی چیز دی گئی' نہ قضائے حاجت کی اجازت۔ پیر کی شب رات دس بجے کے قریب ہمیں رسیوں سے باندھ کر ایک ویگن میں سوار کرایا گیا اور ایک نہر پر لے جاکر قطار میں بٹھادیا گیا۔ ان لوگوں کے پاس کلاشنکوف اور ماؤزر تھے' ہم سب نے مایوس ہوکر ان سے معاف کرنے کو بھی کہا۔ مگر کہنے لگے "ابھی تمہیں معافی ملنے والی ہے" یہ کہہ کر انہوں نے فائرنگ شروع کردی' ادھر ادھر سے ہمارے ساتھی گولیاں کھاکر نہر میں گرنے لگے۔ انہیں کے ساتھ ہم بھی گرگئے' فائرنگ کرنے والے اطمینان کے بعد فرار ہوگئے' ہمارے چاروں ساتھی شہید ہوچکے تھے' جب کہ ہم زندہ تھے ایک دوسرے سے بے خبر۔ باہر نکلنے کے کچھ دیر بعد ایک دوسرے کا پتہ چلا۔ وہاں سے نکل کر ایک چونگی اور پھر ایک بستی میں گئے' رات وہاں گزاری اور صبح یہاں خیرالمدارس پہنچے۔

ان کی اس داستان غم کو سن کر سب حضرات کو سخت صدمہ ہوا' جامعہ خیرالمدارس کے مہتمم مولانا محمد حنیف جالندھری نے انتظامیہ سے رابطہ کیا تو معلوم ہوا کہ انتظامیہ کو چار طلبہ کی لاشیں مل چکی ہیں' جب کہ قتل کے محرکات اور قاتلوں سے انتظامیہ ابھی لاعلم ہے۔ ان دونوں عینی شاہدوں کو انتظامیہ کے سپرد کردیا گیا۔ نماز عصر سے کچھ قبل چاروں شہداء کی لاشیں وصول ہوئیں تو بعض حضرات کی رائے تھی کہ ان کی نماز جنازہ دوسرے دن اسپورٹس گراؤنڈ میں ہونی چاہئے اور اس سانحہ پر سخت احتجاج کرنا چاہئے۔ مگر مہتمم جامعہ مولانا محمد حنیف صاحب نے کہا کہ اس طرح اشتعال کا اندیشہ ہے' ہم پرامن فضاء کو خراب نہیں کرنا چاہتے۔ لہٰذا ان شہداء کی نماز ان کی مادر علمی خیرالمدارس میں ادا کی جائے گی' اور پھر انہیں ان کے آبائی شہروں کی طرف روانہ کردیا جائے گا۔ چنانچہ نماز جنازہ سے قبل مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب نے مختصر خطاب میں لوگوں کو پرامن رہنے کی تلقین کی اور انتظامیہ سے قاتلوں اور قتل کے محرکات کو بے نقاب کرنے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ یہ اہلسنّت کو آپس میں لڑانے کی سازش ہے اور ہم اسے کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

میتیں جامعہ خیرالمدارس میں پہنچنے کے بعد صرف ایک گھنٹے میں میتوں کو کفن پہنانے اور نماز جنازہ پڑھنے کے بعد پرامن طور پر ان کے آبائی شہروں (سمندری ضلع فیصل آباد' لیاقت پور ضلع رحیم یار خان' میاں چنوں ضلع خانیوال اور ڈیرہ غازی خان) کی طرف روانہ کردیا گیا۔ نماز جنازہ میں شریک بعض افراد نے واپس جاتے ہوئے احتجاجی نعرے لگائے اور دعوت اسلامی کا چوک منظور آباد میں لگا ہوا ایک بورڈ اکھاڑ دیا' ان میں موجود بعض سنجیدہ افراد نے نوجوانوں کو پرامن طور پر گھروں کی طرف روانہ کردیا۔ اتنے میں نماز مغرب کا وقت ہوگیا' نماز مغرب کے فوراً بعد مدینہ مسجد اور علاقے کی دوسری بریلوی مساجد سے یہ اعلانات تسلسل سے ہونے لگے کہ خیرالمدارس کے طلبہ نے مقدس بورڈ اکھاڑ کر توہین رسالت کا ارتکاب کیا ہے۔ انہیں سزا دینے کے لئے تمام سنی جمع ہوجائیں۔ نیز مساجد

پر حملہ کا غلط اعلان کیا گیا۔ خیرالمدارس کی طرف سے ان اشتعال انگیز اعلانات کے باوجود تمام طلبہ کو مدرسہ میں رہنے اور اپنی تعلیم میں مشغول ہونے کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ خیرالمدارس کی طرف سے نہ کوئی جوابی اعلان کیا گیا نہ کوئی طالب علم باہر نکلا۔ البتہ عشاء کی نماز کے بعد جامعہ کے صدر مدرس مولانا محمد صدیق صاحب زید مجدہم نے لاؤڈ اسپیکر پر یہ وضاحت فرمائی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہر چیز کا ادب و احترام ہمارے لئے جزو ایمان ہے' اگر کسی شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی والے بورڈ کی بے ادبی کی ہے تو اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں' وہ عنداللہ مجرم ہے' اس کا جرم توبہ کے بغیر معاف نہیں ہو سکتا۔ ہم ایسے شخص سے اظہار برات کرتے ہیں' مگر اس اعلان کا کوئی اثر نہ ہوا اور اشتعال انگیز اعلانات میں یہ اضافہ کیا گیا کہ صبح (بروز منگل) ایک عظیم الشان جلوس نکالا جائے گا۔

مولانا محمد حنیف صاحب نے انتظامیہ کے تمام افسران کو صورت حال سے آگاہ کیا اور ان سے استدعا کی کہ بعض شرپسند عناصر پرامن فضاء کو تباہ کرنا چاہتے ہیں' انہیں جلوس نکالنے سے منع کیا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم ان لوگوں کے خلاف کارروائی کے مطالبہ کی تائید کرتے ہیں جنہوں نے بورڈ توڑے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ چار مظلوم و بے گناہ طلبہ کے قاتلوں کا سراغ لگانا بھی ضروری ہے' انتظامیہ نے حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے فوری طور پر ۱۰ بجے شب تمام مکاتب فکر کا اجلاس بلایا جس میں اتفاق رائے سے یہ طے ہوگیا کہ بورڈ دوبارہ لگادیا جائے گا اور طلباء کے قتل اور دوسرے واقعات کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائیں گی۔ اب اس کے بعد کسی احتجاج کا جواز نہیں بنتا تھا لیکن دوسرے فریق نے پھر بھی اگلے روز احتجاجی جلسہ کے انعقاد پر اصرار کیا' انتظامیہ نے کہا کہ یہ جلسہ نہ کیا جائے اور اگر کرنا ہی ہے تو جگہ تبدیل کرلی جائے۔

اس کے باوجود منگل کے دن صبح دس بجے کے قریب مدینہ مسجد میں لوگوں کا ایک گروہ جمع ہوگیا' مدینہ مسجد سے غلیظ گالیاں اور قتل و غارت گری کی دھمکیاں دی جاتی رہیں اور لوگوں کو اشتعال انگیز تقاریر سے جامعہ خیرالمدارس پر حملہ کے لئے اکسایا گیا جس کے نتیجے میں یہ گروہ جامعہ خیرالمدارس کے صدر دروازے پر حملہ آور ہوا' زبردست پتھراؤ کیا' خشت باری کی' برقی تنصیبات کو توڑا اور جامعہ کے اندر داخل ہونے کی کوشش کی۔ اس دوران جامعہ کے تمام اساتذہ' عملہ طلبہ نے بے مثال ضبط و تحمل کا مظاہرہ کیا اور شرپسندوں کی گالیوں اور پتھراؤ کے باوجود پرسکون رہے۔ تاہم قانون نافذ کرنے والے اداروں نے مظاہرین کو اندر داخل نہیں ہونے دیا۔ اس دوران قانون نافذ کرنے والے اداروں اور مظاہرین میں فائرنگ بھی ہوئی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ مظاہرین میں ایک لڑکا سر میں گولی لگنے کی وجہ سے ہلاک ہوگیا ہے' اس پورے ہنگامے میں خیرالمدارس کے تمام اساتذہ و طلبہ اپنی اپنی درسگاہوں میں مصروف تعلیم و تعلم رہے' فائرنگ کے بعد قدرے سکون ہوگیا۔ مگر کچھ دیر بعد پھر بریلوی مساجد سے اعلانات کے ذریعہ جلوس میں شامل بچہ کی ہلاکت کو جامعہ خیرالمدارس کی طرف منسوب کیا جانے لگا' اس دوران بھی لاؤڈ اسپیکر پر توہین آمیز اور غلیظ گالیاں دی گئیں۔ شام تک فضا کشیدہ رہی' یوں محسوس ہوتا تھا کہ کچھ لوگ دارالعلوم کبیروالہ اور خیرالمدارس کے شہید طلبہ کے معاملے کو چھپانے یا اسے غیر اہم بنانے کے لئے ایک اور فساد کروانا چاہتے ہیں۔ جب کہ مولانا محمد حنیف صاحب اس عزم کا بار بار اظہار کررہے تھے کہ ہم باہمی امن کی فضا کو خراب نہیں ہونے دیں گے۔ رات گئے انہوں نے انتظامیہ کی طرف سے طلب کی گئی ایک میٹنگ میں بھی یہی کہا۔

کشیدہ حالات کے پیش نظر بدھ کی شب دس بجے کے قریب تین صوبائی وزراء' ہوم سیکریٹری اور آئی جی پنجاب جامعہ خیرالمدارس آئے۔ ان کے ساتھ صاحبزادہ حامد سعید کاظمی اور مفتی ہدایت اللہ پسروری بھی تھے۔ ان سب حضرات نے گزشتہ واقعات پر اظہار افسوس کیا اور آئندہ پرامن رہنے کا عہد کیا۔ جامعہ خیرالمدارس میں صاحبزادہ حامد سعید کاظمی نے طلباء اور اساتذہ کے سامنے خطاب کیا اور پرامن رہنے کا عزم کیا اور مفتی ہدایت اللہ پسروری نے دعا کرائی مگر دوسرے روز ہی ایک بار پھر اشتعال انگیز بیانات دیئے جانے لگے۔ اس اعلیٰ سطحی وفد نے ہلاک شدہ لڑکے کے ورثاء سے مل کر انہیں اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ ماحول کی کشیدگی کے پیش نظر مقتول کی نماز جنازہ رات ہی کو پڑھادیں۔ چنانچہ ساڑھے بارہ بجے نماز جنازہ کا وقت طے ہوگیا اور وہ لوگ مان گئے' لیکن یہ وفد رات بارہ بجے جنازہ میں شرکت کے لئے واپس پہنچا تو بچے کے ورثاء بعض شرپسند عناصر کے اکسانے پر گھر کو تالا لگا کر غائب ہوچکے تھے اور مسجد سے بروز بدھ دس بجے منظور آباد چوک پر نماز جنازہ کا اعلان کردیا۔ بدھ کے دن بھی اورنگزیب روڈ پر پولیس کی بھاری نفری موجود رہی' تاہم اس دن کوئی مزید ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ ان حضرات کی طرف سے جمعرات صبح آٹھ بجے مدینہ مسجد میں مقتول کی قل خوانی کرنے کا اعلان کیا گیا۔ وہ مرحلہ بھی بعافیت گزر گیا ہے' تاہم تاحال ماحول کشیدہ ہے' اور خیرالمدارس کے صدر دروازے اور اورنگزیب روڈ پر پولیس کی بھاری نفری تعینات ہے۔

یہ مختصر حقائق و شواہد تھے جن کا خلاصہ اور

ہماری معروضات کا حاصل درج ذیل ہے:

○ جامعہ خیرالمدارس اور دارالعلوم کبیروالہ کے ان بے گناہ طلبہ کو منصوبہ بندی کے ساتھ قتل کرکے پرامن فضاء کو برباد کرنے کی دانستہ کوشش کی گئی ہے۔

○ اخلاقی و قانونی جواز کے باوجود خیرالمدارس کی طرف سے کسی قسم کے احتجاجی جلسہ و جلوس کا انعقاد نہیں کیا گیا۔

○ دہشت گردی کے اس عظیم سانحہ پر اتنے مختصر وقت میں پرامن طور پر نماز جنازہ کا انعقاد اور میتوں کی روانگی کی اس سے قبل مثال نہیں ملتی۔

○ خیرالمدارس کے اساتذہ و طلبہ نے اشتعال انگیزی کے جواب میں بے مثال ضبط و تحمل اور صبر کا مظاہرہ کیا' جس کی شہادت کسی بھی غیر جانبدار ذریعہ سے کی جاسکتی ہے۔

○ بے گناہ طلبہ کی (ایف آئی آر) ایک غیر متعلق شخص کی جانب سے درج کی گئی ہے' جب کہ اس کا اندراج بچ جانے والے دو طلبہ کے بیانات کی روشنی میں ہونا چاہئے۔

○ جن شرپسند عناصر نے خیرالمدارس پر حملہ کیا یا مشتعل ہجوم کو اس پر اکسایا' ان کے خلاف کارروائی کی جائے اور باقاعدہ مقدمہ درج کیا جائے۔

○ جامعہ کے معصوم طلبہ کے قاتلوں اور ان کے محرکین کو بے نقاب کیا جائے۔

○ زندہ بچ جانے والے دونوں طلبہ کو جان کا تحفظ فراہم کیا جائے۔

(انتظامیہ جامعہ خیرالمدارس ملتان)

○

انتخابات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ تحصیل وارہ، ضلع لاڑکانہ

امیر : مولانا میر حسن الحسنی بروہی

ناظم : مولانا بشیر احمد چھٹو

ناظم تبلیغ : مولوی عبدالجبار چھٹو

ناظم نشرواشاعت : عبدالمنان چانڈیو

خازن : ماسٹر نذیر احمد ہو

مرکزی نمائندہ : مولانا میر حسن الحسنی بروہی

یونٹ سٹی وارہ

سرپرست : مولانا میر حسن الحسنی

امیر : مولوی عبدالجبار چھٹو

ناظم تبلیغ : ماسٹر نذیر احمد ہو

ناظم نشرواشاعت : حافظ محمد حنیف چھٹو

خازن : حافظ عبدالفتاح لاشاری

مرکزی نمائندہ : مولانا میر حسن الحسنی

رپورٹ: عبدالمنان چانڈیو

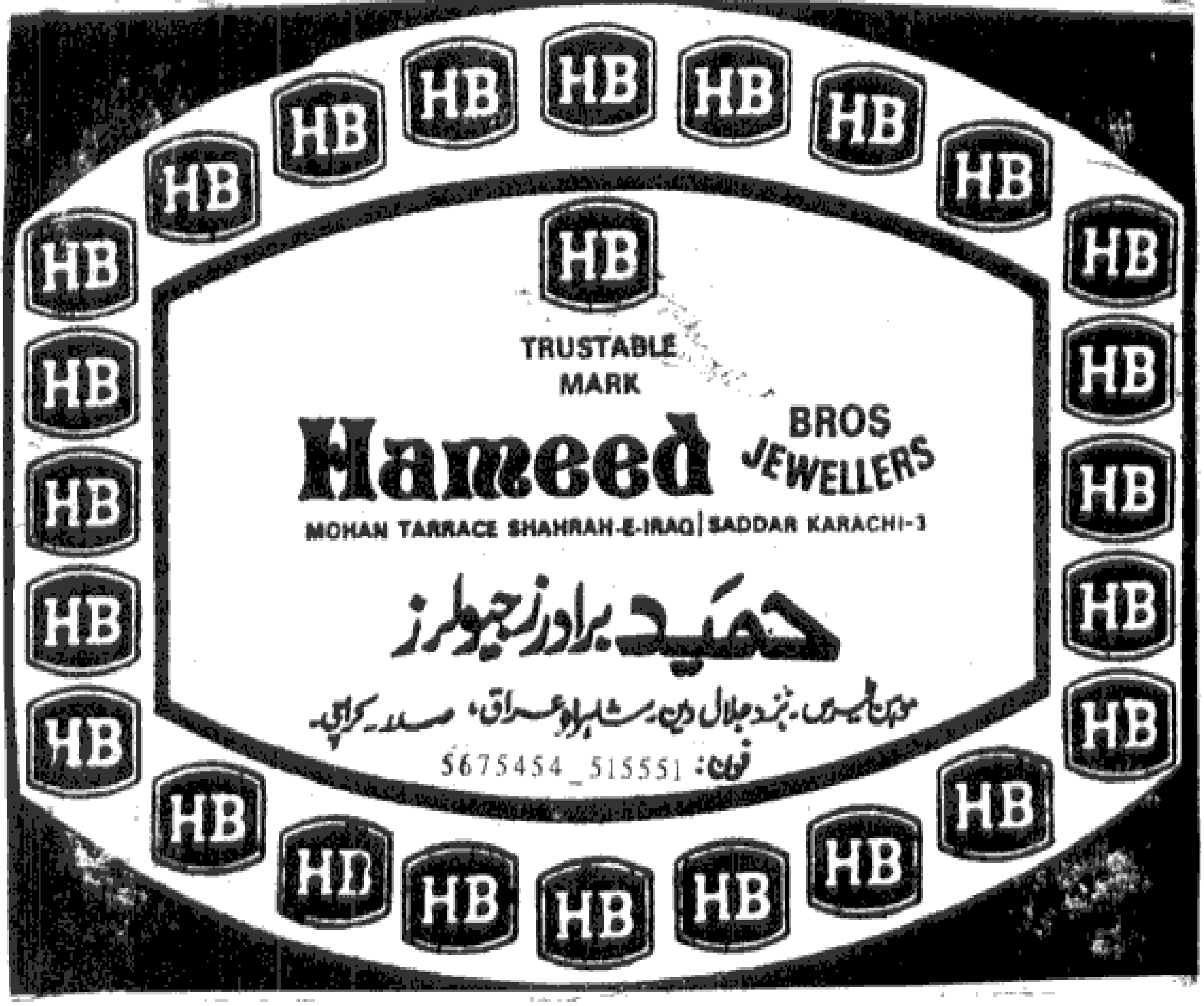

گوکیلی میں قادیانیوں کا عروج وزوال

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

" سب تعریفیں رب العالمین کیلئے ہیں جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری رسول بناکر بھیجا اور خاتم الانبیاء کا تاج پہنا کر مبعوث فرمایا' اور لاکھوں درود و سلام امام الانبیاء' سید الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو قیامت تک کیلئے ساری کائنات کے نبی بن کر آئے ہیں"۔ گوکیلی گاؤں قادیانیت کے حوالے سے ایک مشہور گاؤں ہے' اور یہ گاؤں اس علاقہ کے قادیانیوں کا مرکز ہے' اس گاؤں کے قادیانی اپنے مال و دولت اور سیاسی اثر و رسوخ کے بل بوتے پر گوکیلی میں چھائے ہوئے تھے' مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی ہی یہاں قادیانی مذہب آگیا تھا۔

گوکیلی میں قادیانیت کی آمد:

۱۹۰۲ء میں بدقسمتی سے گوکیلی جامع مسجد کے امام جس کا نام امام دین تھا۔ اسلام چھوڑ کر مرتد ہوگیا اور مرزائی مذہب قبول کرلیا' گاؤں میں اور مقتدیوں پر اس کے اثرات پڑے' اس کے مقتدی بھی کافی تعداد میں مرتد ہوگئے بلکہ سارا محلہ ہی مرتد ہوگیا' اور امام دین اپنی چرب زبانی سے لوگوں کو مرتد بناتا رہا پہلے جو اسلام کا مبلغ تھا اب وہ کفر کا مبلغ بن گیا' اور بڑی دنیا کو مرتد بنایا اور تقریباً" گوکیلی گاؤں کا تیسرا حصہ آبادی مرتد ہوگئی' اور یہ مرتدین کی جماعت اسی مسجد پر قابض رہی جو پہلے سے تعمیر شدہ تھی۔

"امام دین" کے دو بیٹے جو مشہور ہوئے' ان میں ایک نور دین اجمل تھا۔ اور دوسرا بیٹا وہ تھا جس نے بدنام زمانہ قصیدہ لکھا تھا' اس کا نام ظہور دین اکمل تھا۔ نور دین اجمل باپ کے بعد اسی مسجد میں کفر کی تبلیغ کرتا رہا' اور ظہور دین اکمل قادیان چلا گیا' اور قادیان میں جاکر قادیانیوں کے اخبار "بدر" کا ایڈیٹر بن گیا' اور آخر اکمل کے اندر شیطان مکمل قابض ہوگیا اور خیر کاکوئی پہلو بھی نہ رہا۔ اور اس کا وجود مجسمہ کفر و شرک بن گیا اور اس کفر و شرک کا اظہار اس نے ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو اپنے اخبار البدر میں ایک قصیدے کے ذریعہ کیا' یہ قصیدہ اکمل نے لکھ کر مرزا غلام احمد قادیانی کو پیش کیا' اور مرزا قادیانی نے اس قصیدہ کو پڑھا اور بڑا خوش ہوا' اور اکمل کو شاباش دی اور اس قصیدہ کو اپنے اخبار میں شائع کردیا۔ یہ شعر کفر کا پلندہ ہیں' مرزائی مذہب کے کفر پر اگر کچھ بھی نہ پیش کیا جائے صرف یہ قصیدہ ہی ان کے کفر کا منہ بولتا ثبوت ہے' اس میں مرزا غلام احمد کی جھوٹی نبوت و رسالت اور شان کا ذکر ہے' اور اس کا خدا سے نکلنا اور خدا کا اس سے نکلنا ثابت کیا گیا ہے۔

قارئین حضرات اب وہ کفریہ اشعار ملاحظہ فرمائیں:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں
غلام احمد مختار ہوکر
یہ رتبہ تونے پایا ہے جہاں میں
تری مدحت سرائی مجھ سے کیا ہو
کہ سب کچھ لکھدیا راز نہاں میں
خدا سے تو' خدا تجھ سے ہے واللہ
ترا رتبہ نہیں آتا بیان میں

ان اشعار میں خدا اور رسول کی توہین کی حد ہوگئی ہے' لکھتا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات بھی غلام احمد سے نکلی ہے (نقل کفر کفر نباشد)

قادیانی مذہب کا زوال:

ہر عروج کو زوال ہوتا ہے' اور پھر باطل کو بہت جلد زوال آتا ہے' جھوٹ کی کوئی بنیاد نہیں ہوتی۔ اس فرقہ باطلہ کی سرکوبی کے لئے اللہ تعالیٰ نے علماء حق علماء دیوبند اہلسنّت والجماعت کو بھیجا۔ ان میں سرفہرست امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ سید عنایت اللہ شاہ بخاری نے گوکیلی جاکر قادیانیوں کو للکارا اور ختم نبوت کے مسئلہ کو دلائل کے ساتھ بیان کیا۔ شاہ جی کے ساتھ حافظ اللہ داد رحمتہ اللہ علیہ نے بھی بڑا کام کیا۔ ان علماء حق کی کوششوں سے گوکیلی کی عوام قادیانیت سے تائب ہوکر حلقہ بگوش اسلام ہونے لگی۔ اور پھر گوکیلی میں ایک مرد درویش جناب حافظ غلام نبی صاحب نے ڈیرہ لگایا اور گوکیلی کا بچہ بچہ قرآن کا ترجمہ پڑھنے لگ گیا۔ چالیس سال کا عرصہ ہوچکا ہے' حافظ صاحب کو قرآن پاک کی خدمت کرتے ہوئے' اب الحمدللہ مسلمانوں کی سات مساجد ہیں' اور سارے گاؤں کا ایک ہی جمعہ ہوتا ہے اور ماشاء اللہ سب لوگ موحد ہیں اور تبلیغی جماعت والوں کا مرکز ہے۔ حافظ صاحب کے تیار کردہ شاگرد اب قادیانیت کے مقابلہ میں سد سکندری بن چکے ہیں اور قادیانیت کو ہر میدان

ملکار رہے ہیں ایک مشہور

قادیانی شروع سے ہی مسلمانوں کی تاریخی اور قدیمی مسجد پر قابض آرہے تھے' یہ مسجد تقریباً" ڈیڑھ سو سال پرانی ہے' اس مسجد کو جناب حافظ غلام دسوندیؒ نے تعمیر کرایا تھا۔ اس مسجد کی تعمیر ۱۸۳۰ء کے قریب قریب ہوئی ہے' اور یہ مسجد ۱۹۰۲ء تک مسلمانوں کے قبضہ میں رہی ہے۔ اور ۱۹۰۲ء میں قادیانی آئے اور وہ قابض ہوگئے' یہ مسجد اس شکل میں ۱۹۱۲ء تک رہی ہے۔ ۱۹۹۲ء میں قادیانیوں نے مسلمانوں کی مسجد کو شہید کردیا اور اوپر نئی تعمیر کرنے لگے۔ اس وقت سے مسلمانوں میں کشیدگی پائی جاری ہے کہ خانہ خدا کو کفر سے پاک کیا جائے' اس مسجد کے قریب کافی گھر مسلمانوں کے آباد ہیں یہ لوگ پہلے مرزائی تھے اب مسلمان ہوچکے ہیں۔ نوجوانان توحید و سنت کے مجاہدوں نے مسلمانوں کی غیرت کو جگایا اور آواز حق بلند کی اور اپنے رب پر بھروسہ کرکے ۲۲ ستمبر ۱۹۹۷ء کو مسجد کا مقدمہ دائر کردیا اور علاقہ مجسٹریٹ نے مسجد سیل کردی ہے اور مقدمہ عدالت میں چل رہا ہے۔ نوجوانان توحید و سنت کے امیر جناب چوہدری سرفراز احمد صاحب کی قیادت میں یہ قافلہ رواں دواں ہے اور ان کی سرپرستی میں حافظ غلام نبی صاحب' پروفیسر حافظ احسان الحق صاحب اور مولانا محمود الحسن توحیدی صاحب' جناب ماسٹر مشتاق احمد سندھو صاحب پیش پیش ہیں اور باقی گاؤں کے مذہبی لوگ بھی ہر میدان میں ان کے ساتھ ہیں اور قادیانی اس گاؤں اور علاقہ کے مال و دولت اور دنیاوی سیاست کے لحاظ سے نظم و ضبط کے ساتھ مقابلہ کررہے ہیں۔ اب اللہ کے فضل و کرم سے قادیانی گوکیکی میں لومڑی کی سی زندگی گزار رہے ہیں اور دن بدن زوال پذیر ہورہے ہیں' کافی تعداد میں لوگ قادیانیت چھوڑ کر اسلام قبول کرچکے ہیں اور کررہے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ہر خانہ خدا کو بھی کفر سے آزاد کروائیں گے۔ اور آہستہ آہستہ مرزائیت اپنی موت آپ مرجائے گی۔

کافر انسان دنیا پر ایک بوجھ ہے اور اس کے وجود میں کوئی خیر نہیں بلکہ وہ شر کا پلندہ ہوتا ہے

قبرستان کا مسئلہ:

بڑی تشویش ناک اور افسوسناک بات یہ ہے کہ ابھی تک مرزائی اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرتے ہیں۔ حالانکہ کافر انسان دنیا پر ایک بوجھ ہے اور اس کے وجود میں کوئی خیر نہیں وہ شر کا پلندہ ہوتا ہے' لہٰذا مسلمانوں کو غیرت مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قادیانیوں کو قبرستان میں اپنے ناپاک مردے دفن نہیں کرنے چاہئیں۔ قادیانی کافر ہیں اور کہیں بھی کافروں اور مسلمانوں کا قبرستان اکٹھا نہیں ہے' اور اب آئندہ کیلئے گوکیکی کے مسلمانوں نے یہ ارادہ کیا ہے اب کافروں کو گوکیکی قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیا جائے گا۔ حافظ صاحب کی تیار کردہ نوجوانوں کی غیرت مند اور باکردار فوج میدان میں اتر چکی ہے۔ اب انشاء اللہ ہر میدان میں قادیانیوں کا مقابلہ ہوتا رہے گا' اور ان انگریز کے ایجنٹوں کو مجاہدین ختم نبوت ختم کرکے سانس لیں گے۔

گوکیکی میں مرزائیت آخری سانس لے رہی ہے:

علماء حق نے قادیانیت کے خلاف بہت کام کیا ہے۔ مختلف اوقات میں مجاہدین ختم نبوت جلسے کرتے رہے ہیں' اور علماء کرام مسئلہ ختم نبوت کو بڑے اچھے انداز میں بیان کرتے رہتے ہیں' ان علماء کرام میں سے مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ' مولانا عبدالرحمٰن جامی' مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاری' سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی مجاہد ختم نبوت مولانا اسماعیل شجاع آبادی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گجرات کے مولانا طیب صاحب' مولانا سیف ضیاء اللہ شاہ بخاری' جاتے رہے ہیں اور اب تک جارہے ہیں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر بڑی تعداد میں وہاں تقسیم کرتے رہے ہیں' جس سے استفادہ کرکے مسلمان مرزائیوں سے بحث کرتے ہیں اور مرزائی لاجواب ہوجاتے ہیں اور آہستہ آہستہ وقتاً" فوقتاً" کافی تعداد میں لوگ قادیانیت سے توبہ تائب ہوکر مسلمان ہوچکے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل وڑائچ برادری کے تقریباً" ۴۰ کے قریب افراد مسلمان ہوئے اور دو لڑکے ابھی چند دن پہلے مسلمان ہوئے ہیں۔ اب مرزائیت زوال پذیر ہوچکی ہے یہ باطل عقیدہ جھاگ کی طرح حق کے جھونکوں کے سامنے بجھتا جارہا ہے۔ انشاء اللہ چند سالوں میں ختم ہوجائے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے اپیل:

گوکیکی کے مسلمان بھائیوں کی نظریں اب ساری دنیا میں کام کرنے والی مجلس تحفظ ختم نبوت پر لگی ہوئی ہیں۔ تحفظ ختم نبوت والے جگہ جگہ پر قادیانیوں کا مقابلہ کررہے ہیں' یہ قافلہ حق بخاریؒ کے مشن کو لیکر چپہ چپہ پہنچ رہا ہے۔ ہم بھی چاہتے ہیں گوکیکی گاؤں کو سرگرمیوں کا مرکز بنایا جائے' اور کفر کے خلاف مرکز بناکر تبلیغ کا کام زور وشور سے کیا جائے۔ اور ایک مرکزی کانفرنس یہاں رکھی جائے اور ان گرتی ہوئی کفری دیواروں کو حق و صداقت کا زور دار دھکا دے کر ہمیشہ کیلئے ختم کردیا جائے۔ مجلس والوں سے گزارش ہے کہ وہ اپنے مبلغ وہاں بھیجتے رہا کریں۔ ○

وادی مہران کی مشہور دینی درسگاہ جامعہ ہاشمیہ سجاول میں ختم بخاری شریف کی پروقار تقریب کے موقعہ پر حضرت خواجہ خان محمد صاحب کی آمد پر آپ کا والہانہ استقبال

حافظ محمد سلیم عاطف وروی

وادی مہران صدیوں سے علم و عرفان کا مرکز رہی ہے جس میں لاکھوں کی تعداد میں صوفیاء کرام و علماء عظام پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے ہر دور میں دنیا کے تمام تر مفادات سے مستغنی ہوکر قال اللہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ورد کو جاری رکھا اور نامساعد حالات کے باوجود بدعت اور شرک و کفر و الحاد کے تاریک دور میں بھی حق و صداقت کی صدائیں بلند کرتے ہوئے توحید و سنت کے چراغ کو روشن رکھا ان برگزیدہ شخصیات کے علمی و روحانی فیض سے نہ صرف اہل سندھ و ہند فیضیاب ہوئے بلکہ عرب و عجم مستفیض ہوئے تھے مخدوم محمد حیات سندھی اور علامہ عابد سندھی جیسی علمی شخصیات بھی اس سندھ دھرتی کے ہی انمول موتی تھے جو کہ فقہ و حدیث میں بحر عمیق کی حیثیت رکھتے تھے ضلع ٹھٹھہ بھی سندھ کے دیگر اضلاع کی طرح ہمیشہ اسلام کا قلعہ اور علوم دینیہ کے نشر و اشاعت میں پیش پیش رہا ہے جس میں چوٹی کے بڑے بڑے محدث اور فقیہہ پیدا ہوئے ہیں جن کی تقویٰ و زہد اور علم و عمل کو دیکھ کر بیشمار بھٹکے ہوئے انسان راہ راست پر آگئے اور ہمیشہ کے لئے خدا پرست اور انسان دوست بن گئے۔ یوں تو ٹھٹھہ تاریخی لحاظ سے ہمیشہ علم و ادب کا مرکز رہا ہے لیکن کلھوڑوں کے دور حکومت میں علم و ادب کا زیادہ ہی شوق و ذوق پایا جاتا ہے۔

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی' مخدوم ابوالحسن سندھی' محشی صحاح ستہ' ملاکین محشی کنزالدقائق وغیرہ وغیرہ جیسے نامور اور جید علماء کرام کا تعلق بھی اس ٹھٹھہ سے ہی تھا جن کی شہرہ آفاق تصانیف سے آج بھی دنیا بھر کے تشنگان علم استفادہ حاصل کررہے ہیں۔ جامعہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول بھی ضلع ٹھٹھہ کی ایک تاریخی اور قدیم بڑی دینی درسگاہ ہے جو کہ عرصہ دراز سے تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمات کے فرائض بخوبی سرانجام دیتی چلی آرہی ہے جس میں تاحال سندھ اور بلوچستان سے تعلق رکھنے والے ہزاروں طلبہ درس نظامی کی تکمیل کرکے فارغ التحصیل ہوچکے ہیں جو کہ سندھ اور بلوچستان کے مختلف علاقوں میں دینی ادارے قائم کرکے علوم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور تدریس میں مصروف بہ عمل ہیں۔

حسب دستور سابق امسال بھی سندھ و بلوچستان کے مختلف علاقوں سے وابستہ دس طلباء کرام نے درس نظامی کی تکمیل کی اور چھ طلباء نے حفظ قرآن کریم مکمل کیا' جن کی دستار فضیلت کے سلسلہ میں جامعہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول میں ۱۹ رجب المرجب ۱۴۱۸ھ بروز پیر بمطابق ۱۷ نومبر ۹۷ء کو "ختم بخاری شریف" کے نام سے ایک پروقار تقریب سعید منعقد ہوئی جس کے مہمانان خصوصی جناب قاری محمد علی مدظلہ العالی مدنی شکارپوری' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ المشائخ پیر طریقت حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ آف کندیاں' جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزئی صاحب' مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری' مولانا نذیر احمد تونسوی' صاحبزادہ مولانا خلیل احمد' صاحبزادہ حافظ محمد عابد صاحب' مولانا ابوطاہر یار محمد فاروقی وغیرہ وغیرہ تھے مذکورہ علماء کرام کا قافلہ جب اپنی اپنی گاڑیوں پر سوار ہوکر کراچی سے ٹھٹھہ روانہ ہوا تو جمعیت علماء اسلام ضلع ٹھٹھہ کے کارکنوں نے اور جامعہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول کے اراکین نے دریائے سندھ کے مشرقی کنارے دمہ دمہ کے اسٹاپ پر جہاں سے سب ڈویژن سجاول کی حدود شروع ہوتی ہیں وہاں اپنے سینکڑوں حامیوں کے ہمراہ گاڑیاں لیکر اپنے محبوب مہمانوں کے استقبال کے لئے کھڑے تھے' جب صبح گیارہ بجے ختم نبوت کے زعماء کا یہ قافلہ استقبال کے مقام پر پہنچا تو پوری فضا فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی نعرہ تکبیر اللہ اکبر' تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے گئے اور پھول نچھاور کرکے آئے ہوئے مہمان علماء کرام کا والہانہ اور پرتپاک استقبال کیا گیا پھر ان معزز مہمانوں کو ایک بڑے جلوس کی شکل میں جامعہ ہاشمیہ سجاول لایا گیا اور اس جلوس کی قیادت جامعہ ہاشمیہ سجاول کے شیخ الحدیث اور جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے نائب امیر حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی صاحب کررہے تھے جب یہ جلوس سجاول میں پہنچا تو سندھ اور بلوچستان کے دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے ہزاروں

عقیدت مند حضرت خواجہ کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بے تاب تھے جنہوں نے گاڑیوں کو اپنے گھیرے میں لے لیا جن کے نعروں سے سجاول کے درو دیوار گونج اٹھے بعد میں تقریباً" صبح ۱۲ بجے سجاول کی جامعہ مسجد میں جناب قاری محمد علی صاحب مدنی کی تلاوت کلام پاک سے ختم بخاری شریف کی تقریب کی کارروائی کا آغاز ہوا اور فارغ التحصیل طلباء کو بخاری شریف کی آخری حدیث شریف شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی صاحب نے پڑھائی اس سے قبل جامعہ ہاشمیہ کے استاذ حدیث حضرت مولانا غلام محمد صاحب سومرو نے اپنے مفصل خطاب میں کہا کہ پوری انسانیت کو اشرف المخلوقات کا جو اعزاز حاصل ہے وہ محض تعلیم اور تعلم کی وجہ سے ہے اور یہی ایک ایسا اعزاز ہے جو کہ تمام انسانیت کو دیگر مخلوقات سے ممتاز کرتا ہے مولانا سومرو نے کہا کہ جو لوگ دینی اداروں پر بلڈوزر چلانے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں وہ درحقیقت حیوانی سوچ کے حامل ہیں مولانا نے کہا کہ دینی مدارس امن و سلامتی کے ضامن اور اسلام کے قلعے ہیں انہوں نے کہا کہ تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی وقت کے مکار و عیاش حکمرانوں نے دینی اداروں کے خلاف مذموم سازشیں کیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے قہر و غضب سے نہ بچ سکے اور انشاء اللہ موجودہ لاہوری حکمران بھی اگر دینی اداروں کے خلاف ناروا حرکتوں سے باز نہ آئے تو ان کا انجام بھی گزشتہ حکمرانوں سے مختلف نہیں ہوگا آخر میں یہ تقریب حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی دعا سے اختتام پذیر ہوئی۔

یاد رفتگان

جناب ندیم اقبال اعوان شہید

محمد اسماعیل شجاع آبادی' لاہور

۱۹۷۰ء کی دہائی میں "جمعیت طلبہ اسلام" کے نام سے معرض وجود میں آئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے اسے تمام دینی اور عصری مدارس میں خوب پذیرائی ملی' اور پورے ملک کے تمام شہروں میں اس کے یونٹ کھلنے لگے۔ (جے ٹی آئی) کے بانی حضرت میں خانقاہ عالیہ رائے پور شریف کے چشم و چراغ مولانا سعید احمد رائے پوری نے ملک بھر کے دینی و دنیاوی اداروں میں شب و روز طوفانی دورے کئے' اور یوں (جے ٹی آئی) ایک بھرپور قوت بن کر ابھری۔ اس زمانہ میں مولانا رائے پوری ثم سرگودھوی کے ساتھ جن نوجوانوں نے خوب شہرت حاصل کی۔ ان میں جناب اسلوب قریشی لاہور' جناب سید مطلوب علی زیدی' جناب عبدالمتین چودھری ایڈووکیٹ ساہیوال' حافظ محمد طیب چیچہ وطنی' رانا ارشاد احمد' میاں محمد عارف ایڈووکیٹ گوجرانوالہ' مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہید" مولانا عبدالرؤف ربانی رحیم یار خان اور جناب ندیم اقبال ایڈووکیٹ شہید حاصل پور نے نمایاں کردار ادا کیا۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں (جے ٹی آئی) عروج پر تھی۔ مذکورہ بالا حضرات اور طلبہ تنظیموں کے شانہ بشانہ تحریک کی کامیابی کے لئے جدوجہد میں مصروف تھے۔ بندہ نے بھی ان دنوں جمعیت طلبہ اسلام کے اسٹیج سے اپنی محدود مساعی کے ساتھ تحریک میں بھرپور وار حصہ لیا' ان دنوں جناب ندیم اقبال اعوان ایڈووکیٹ سے سرسری سی ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ آگے مل کر جناب ندیم اقبال (جے ٹی آئی) کے مرکزی صدر چنے گئے۔ بندہ تعلیم سے فارغ ہوا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ سے منسلک ہوگیا' کچھ عرصہ ضلع رحیم یار خان میں کام کیا۔ بندہ رحیم یار خان سے بہاولپور تبدیل ہو کر آیا تو جناب ندیم اقبال اعوان شہید سے بیسیوں ملاقاتیں ہوئیں۔ جب بھی ملتے تو مسکرا کر ملتے۔ "جمعیت علماء اسلام" کے پلیٹ فارم سے صوبائی و قومی سیٹوں پر الیکشن میں حصہ لیتے رہے چونکہ مقابلہ پیشہ ور جاگیرداروں اور سرمایہ داروں سے رہا۔ اس لئے کامیاب نہ ہوسکے۔ بلدیاتی الیکشن میں حصہ لیا تو کامیاب ہو کر بلدیہ حاصل پور کی چیئرمین کی سیٹ پر منتخب ہوئے اور یوں اپنے علاقہ کی گلی محلوں کی درستگی میں مصروف ہوگئے جذباتی مقرر تھے۔ اپنے انداز گفتگو سے سامعین کو محو حیرت کردیتے۔ وکالت کو پیشہ کی حیثیت سے اختیار کیا' اور اپنے علاقہ اور مسلک و جماعت کے ستم رسیدہ لوگوں کی سرپرستی و وکالت کرتے تھے۔ گزشتہ دنوں اپنے ممبر میں تشریف لائے تو موٹر سائیکل پر سوار دہشت گردوں نے فائر کھول دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ہنستا مسکراتا چہرہ آنکھوں سے اوجھل ہوگیا۔ اخباری اطلاع کے مطابق دہشت گردوں کی ہٹ لسٹ پر مرحوم کے علاوہ خیرپور ٹامیوالی کے سادات ہدانیہ کے دو وکلاء بھی شامل تھے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قاتل علاقہ کے مشہور رسہ گیر' پیشہ ور قاتل جاگیردار کے ڈیروں پر پناہ لیتے ہوئے

تھے' اور ان کا تعلق لاہور کے مشہور زمانہ دہشتی کیمپ ٹھوکر نیاز بیگ سے ہے۔ شہید کی رحلت سے جمعیت علماء اسلام اپنے مجاہد لیڈر' تحریک ختم نبوت بے باک مقرر و خطیب اور وکلاء ایک جاندار وکیل اور اہالیان حاصل پور اپنے علاقہ کے سوشل ورکر اور خادم سے محروم ہوگئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم' حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی' حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک بیان میں ندیم اقبال شہید کی المناک سانحہ قتل پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ خداوند قدوس شہید کے گناہوں سے درگزر فرماتے ہوئے ان کے درجات کو بلند فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (آمین)

صوبہ کیرالہ کے گیارہ قادیانیوں کا قبول اسلام

جنوبی ہندوستان کے صوبہ کیرالہ کے کوڈ تور گاؤں میں جہاں مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان تاریخی مباہلہ منعقد ہوا تھا' ایک مشہور قادیانی خاندان کے تین گھرانوں کے گیارہ آدمی (اہل و عیال سمیت) نے قادیانیت سے توبہ کرکے اسلام قبول کیا۔ اس خاندان نے جس کا سربراہ یہاں کا اشم اودھکاری تھا ۱۹۶۴ء میں قادیانیت قبول کیا تھا اور انہوں نے دس سال قبل قادیانی ہوکر ہی انتقال کیا تھا۔

گزشتہ عیدالاضحیٰ کے دن اس خاندان کے بڑے بیٹے جناب کٹی حسن صاحب ان کے بھائی عبدالرحمٰن' عبدالناصر خان اور سالہ ایم اے ناصر جو کالی کٹ کے مشہور پلاؤڈ کمپنی فیروپلائی کا ایم ڈی بھی ہے۔ اپنے اہل و عیال سمیت اسلام میں داخل ہوئے یاد رہے کہ انہی کے ناریل کے باغ میں مباہلہ منعقد ہوا تھا۔ ۲۸ مئی ۱۹۸۹ء کو کوڈ تور میں مباہلہ ہوا تھا۔ یہاں کے قادیانی اس کے نتیجے کے منتظر تھے' میعاد کے ختم ہونے پر مرزا طاہر کی پیش گوئی کے مطابق مسلمانوں میں سے کسی کی موت نہیں ہوئی تو چند قادیانی نوجوانوں نے سر اٹھائے اور چند لوگ خدا کی ہستی سے ہی انکار کرنے لگے تو قائدین نے مرزائی اڈے میں ارکان کا اجتماع کیا اور سمجھایا کہ "یہاں جو مباہلہ ہوا تھا وہ اصل میں خلیفہ صاحب کا چیلنج کردہ مباہلہ نہیں ہے' انجمن اشاعت اسلام کے اصرار پر یہ مباہلہ ہوا تھا لہٰذا اس کا کوئی نتیجہ نہ ہوا۔" یہ سن کر وہ لوگ مطمئن ہوگئے لیکن چند نوجوان قادیانی سوال کرنے لگے کہ خلیفہ نے اس مباہلہ کی اجازت دی تھی اور خود انجمن والوں کو خط لکھا تھا کہ اگر تم نے مباہلہ قبول نہیں کیا تو بھی تم مباہلے کی زد میں ہوگے' اور خدا تمہاری اہانت کرے گا۔

اس کا کچھ جواب نہ پاکر تین نوجوان قادیانیت کو چھوڑ کر اسلام لائے تھے گزشتہ سال کٹی حسن کے گھر میں مسلمان علماء اور قادیانی مربیوں کے درمیان اس سلسلے میں بحث مباحثہ ہوا' انجمن اشاعت اسلام کے علماء نے ثابت کردیا کہ مرزا طاہر نے دعویٰ کیا تھا کہ مباہلے کا چیلنج ارشاد باری تعالیٰ کے مطابق دیا گیا تھا اور اس کا نتیجہ فریق ثانی کا مکمل فنا ہے' اس کے لئے اخبار بدر کے شمارے (۸۸-۹-۱۵ اور ۸۵-۳-۱۱) اور قادیانی کتب پیش کی گئیں آخر یہ بھی ثابت کردیا کہ کوڈ تور مباہلہ قادیانی خلیفہ کی اجازت کے مطابق ان کا چیلنج کردہ مباہلہ تھا' آخر ان کو اقرار کرنا پڑا۔ پھر ختم نبوت' رفع عیسیٰ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوائے نبوت پر پانچ مرتبہ گفتگو ہوئی اور اس خاندان کے پورے لوگ جو وہاں بحث و مباحثہ سننے کے لئے موجود تھے سب نے اسلام قبول کرلیا الحمدللہ قارئین سے دعا کے طالب ہیں کہ خدائے عزوجل ان کو استقامت بخشے اور دیگر قادیانیوں کو بھی ہدایت بخشے اور رد قادیانیت کی سعی کے عوض انجمن اشاعت اسلام کیرالہ کے علماء اور کارکنان کو خدا اجر عظیم سے نوازے اور ہم سب کو جنت فردوس میں جگہ دے۔ (آمین)

سانحہ جامعہ بنوری ٹاؤن کے مجرموں کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے

ڈیوالہ بھکر (نمائندہ خصوصی) جامعہ بنوری ٹاؤن کے علماء کرام مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار اور مولانا عبدالسمیع کو انتہائی سفاکی کے ساتھ دن دہاڑے قتل کردیا گیا ہے' کتنے افسوس کا مقام ہے کہ پاکستان میں علماء کرام کو آئے دن ایک نئے صدمہ سے دوچار کردیا جاتا ہے' یوں لگتا ہے کہ مسلمانوں کو علم دین کی وراثت سے محروم کرنے کی یہ ایک بین الاقوامی سازش ہے۔ یہ مشترکہ بیان ڈیوالہ بھکر کے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدیداران جناب مولانا محمد بختاور عثمانی' ناظم اعلیٰ عبدالمجید ساجد' پریس سیکرٹری شفاء اللہ شاہد نے ماہانہ اجلاس کے موقع پر جاری کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ علماء بنوری ٹاؤن کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کرکے کڑی سزا دی جائے۔

تیار جوشاندہ

ہمدرد کی جوشینا

نئے میٹلائزڈ ساشے میں نباتاتی اجزاء اور روغنیات کے شفا بخش قدرتی خواص مکمل طور پر محفوظ

زیادہ پُرتاثیر، زیادہ پُرافادیت

نزلہ، زکام، کھانسی اور گلے کی خراش کے علاج کے لیے قدرت کے شفاخانے میں جوشاندے کے نباتاتی اجزاء کی افادیت صدیوں سے مسلّم ہے۔ تحقیق و تجربات کی روشنی میں جدید طریقے سے حاصل کردہ جوشاندے کا خلاصہ "جوشینا" نہ صرف نزلہ، زکام، کھانسی، گلے کی خراش اور ان کے باعث ہونے والے بخار کا تدارک کرتی ہے بلکہ ان تکالیف کے خلاف قوتِ مدافعت میں بھی اضافہ کرتی ہے۔

گھر ہو یا دفتر نزلہ، زکام، کھانسی اور گلے کی خراش سے نجات کے لیے ہمدرد کی جوشینا کا ایک ساشے گرم پانی کے ایک کپ میں حل کیجیے، جوشاندے کی ایک مؤثر خوراک تیار ہے۔ نہ جوشاندہ اُبالنے کی زحمت، نہ چھاننے کا تردد۔

نزلہ زکام — جوشینا سے آرام

ہمدرد

مدینۃ الحکمۃ: تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ۔

Adarts-HMD/J-1/95

عالمِ اسلام کی تاریخ میں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب

ثبوت حاضر ہیں!

قادیانیوں کے بدترین کفریہ عقائد و عزائم پر مبنی عکسی شہادتیں

ترتیب و تحقیق

محمد متین خالد

ہوشربا انکشافات

حیرت انگیز معلومات

یہ ایک ایسی تاریخی و تحقیقی کتاب ہے

- جو قادیانیوں کی اسلام کے خلاف ہرزہ سرائیوں اور گستاخیوں کے مستند دستاویزی ثبوت لیے ہوئے ہے۔
- جسے دس سال کی شبانہ روز انتھک محنت کے بعد مکمل کیا گیا ہے۔
- جس میں قادیانی کتب اور اخبارات و رسائل کے 50 ہزار سے زائد صفحات کھنگالنے کے بعد قادیانیوں کے مذموم عقائد و عزائم کے تحریری ثبوت یکجا کر دیے گئے ہیں۔
- جس کے مطالعہ سے ہر قادیانی اپنے عقائد کی حقیقت اور بھیانک تصویر دیکھ کر راہِ ہدایت پا سکتا ہے۔
- جو سادہ لوح مسلمانوں کو فتنۂ ارتداد سے بچانے کے لیے ایک موثر ہتھیار ثابت ہو سکتی ہے۔
- جس کا مطالعہ علماء، خطباء، وکلاء، اساتذہ اور طلباء کو فتنۂ قادیانیت کے خلاف مضبوط دلائل اور ٹھوس معلومات کا ذخیرہ فراہم کرے گا۔
- جسے قادیانیت کے خلاف ہر عدالتی مقدمہ، بحث اور مناظروں میں مستند حوالے کی حیثیت سے پیش کیا جا سکتا ہے۔
- جسے تمام مکاتیبِ فکر کے جید علماء کرام اور نامور اہلِ علم و دانش کی خواہش اور سرپرستی میں تیار کیا گیا۔

سنسنی خیز واقعات

سارے راز بے نقاب

ناقابلِ تردید حقائق

بند کتابوں کی کھلی کہانی

قادیانیت پر مکمل انسائیکلوپیڈیا

ہر گھر اور لائبریری کی ضرورت

دیباچہ / تقاریظ: حضرت خواجہ خان محمد امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان • حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نائب امیر • حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ • حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ انچارج ختم نبوت کراچی • جناب جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری سپریم کورٹ آف پاکستان • جناب مجید نظامی چیف ایڈیٹر روزنامہ نوائے وقت • ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل حمید گل سابق سربراہ آئی ایس آئی • پروفیسر محمد سلیم مدیر سسرالے روزنامہ نوائے وقت

کمپیوٹر کتابت • بہترین کاغذ • دیدہ زیب طباعت • مضبوط جلد • جدید ترین بائنڈنگ • بارہ انتہائی خوبصورت ٹائٹل • صفحات 864 • قیمت 300 روپے • ... رعایتی قیمت صرف 200 روپے • 20 روپے ڈاک خرچ ...

مکتبہ تعمیرِ انسانیت اردو بازار لاہور
فون 7237500

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان 514122

REGD. NO. SS-160

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 583486-514122

فیکس: 542277

نوٹ: رقوم دیتے وقت مدکی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے

کراچی کے احباب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی میں رقوم جمع کرا سکتے ہیں

فون: 7780337

فیکس: 7780340

نوٹ: مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں